سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعتہ المبارک، 4۔ ستمبر 2020

(یوم الجمع، 15۔ محرم الحرام 1442ھ)

سترہویں اسمبلی: چوبیسواں اجلاس

جلد 24 : شمارہ 3

167

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 4- ستمبر 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

امن وامان پر عام بحث

ایک وزیر امن وامان پر عام بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

169

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چوبیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 4- ستمبر 2020

(یوم الجمع، 15- محرم الحرام 1442ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰـهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا
كَرِيْمًا ﴿۲۳﴾ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ
رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾

سُورَۃُ بنی آسرآئیل آیات 23 تا 24

اور تمہارے پروردگار نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرتے رہو اگر اُن میں سے ایک یا دونوں تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اُن کو اُف تک نہ کہنا اور نہ اُنہیں جھڑکنا اور اُن سے بات ادب کے ساتھ کرنا (23) اور عجز و نیاز کے ساتھ اُن کے آگے جُھکے رہو اور اُن کے حق میں دعا کرو کہ اے پروردگار جیسا انہوں نے مجھے بچپن میں شفقت سے پرورش کیا تو بھی اُن کے حال پر رحم فرما (24) وماعلینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اللہ اللہ نبی ﷺ کا گھرانہ یہ گھرانہ یہ وریٰ اُلوریٰ ہے
اس میں حسنینؓ ہیں، سیدہؓ ہیں اس گھرانے میں مشکل کُشا ہیں
اُمتی ہوں میں شاہِ زمن کا اور خادم حسینؓ و حسنؓ کا
صدقے جاؤں حسینؓ و حسنؓ کے اُن کے صدقے میں سب کچھ ملا ہے
آپ ﷺ ہی سید الانبیاء ہیں آپ ﷺ ہی خاتم الانبیاء ہیں
آپ ﷺ سا کوئی ہوا ہے، نہ ہو گا میرے رب کا یہی فیصلہ ہے

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ محنت اور انسانی وسائل سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

لاء اینڈ آرڈر پر ہونے والی بحث کو
سوموار مورخہ 7۔ ستمبر 2020 تک ملتوی کرنے کا مطالبہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج لاء اینڈ آرڈر پر بحث رکھی گئی ہے لیکن وقت بہت کم ہے۔اب وقفہ سوالات شروع ہو گیا ہے تو بہتر یہ ہے کہ لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو سوموار تک لے جائیں کیونکہ ایک گھنٹہ وقفہ سوالات کے لئے چاہئے۔ آج بارش کی وجہ سے کافی دوست نہیں پہنچ سکے کیونکہ راستے میں رکاوٹ ہے اور وہ پہنچ بھی نہیں سکیں گے۔ آپ مہربانی فرمائیں کہ جتنے سوالات ہو جائیں ٹھیک ہیں نہیں تو کوئی ممبران pending کروانا چاہیں تو کر دیجئے گا۔ میں بلکہ ہم سارے ممبران آپ کے ممنون ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء اینڈ آرڈر پر بحث کو سوموار 7۔ ستمبر 2020 تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

سوالات

(محکمہ محنت وانسانی وسائل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1200 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز سے متعلقہ تفصیلات

1200*: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں؟

(د) ان کی بلڈنگ کی حالت کیسی ہے؟

(ہ) سال 18-2017 میں ان کی بلڈنگ پر کتنی رقم خرچ کی گئی تھی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات فراہم کریں؟

(و) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت درج ذیل سکول چل رہے ہیں:

نمبر شمار	سکول	پتا
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد

3۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ	جوہر لیبر کالونی، فیصل آباد
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز)	153ر۔ب، فیصل آباد
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)	70ر۔ب، فیصل آباد

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی خالی اسامیوں کی تعداد 73 ہے گریڈ وار خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	عہدہ	گریڈ	خالی اسامیاں	کل خالی اسامیاں
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	4	
		عربی ٹیچر	14	1	
		پی ٹی آئی	14	1	16
		ایس ایس ٹی	14	1	
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	9	
2۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	13	13
3۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	7	
		پی ٹی آئی	14	1	17
		سبجیکٹ سپیشلسٹ	17	9	
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	ای ایس ٹی	14	12	13
		پی ٹی آئی	14	1	
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	ای ایس ٹی	14	6	7
		پی ٹی آئی	14	1	
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70ر۔ب	ای ایس ٹی	14	5	
		ایس ایس ٹی	16	1	7
		ایس ایس ٹی (آئی ٹی)	16	1	

یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مندرجہ بالا اسامیوں میں (علاوہ ایس ایس ٹی) کے تمام عہدوں پر بھرتی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔

(ج) ان سکولوں میں 5700 طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کی سکول وار تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	طالب علموں کی تعداد
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی	1533
2-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	489
3-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	1735
4-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی	509
5-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	640
6-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز) 70ر۔ب	794

(د) ان تمام سکولوں کی بلڈنگز تسلی بخش حالت میں ہیں۔

(ہ) سال 18-2017 میں ان سکولوں کی بلڈنگ پر خرچ کی گئی اور موجودہ مالی سال 19-2018 میں ان کے لئے مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سکول	تفصیل اخراجات برائے مالی سال 18-2017	تفصیل مختص کردہ رقم برائے مالی سال 19-2018
1-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد	--	900,000/-
2-	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی	5,19,836/-	900,000/-
3-	ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) 153ر۔ب	--	834,000/-
4-	ورکرز ویلفیئر سکول (گرلز)، 70ر۔ب	--	700,000/-
	ٹوٹل	5,19,836/-	3,334,000/-

(و) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں یہ پوچھا تھا کہ ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس گریڈ کی اسامیاں خالی ہیں۔ محکمہ کی طرف سے ہاؤس میں لسٹ فراہم کی گئی ہے۔ آپ جز (ب) کے سیریل نمبر 2 پر ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) جوہر لیبر کالونی کی ای ایس ٹی کی اسامیوں

کے حوالے سے وضاحت فرمادیں کہ کتنی اسامیاں خالی ہیں اور ان کو کب تک پُر کرنے کا ارادہ ہے۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ای ایس ٹی گریڈ 14 کی خالی اسامیاں 13 اور کل اسامیاں 36 ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اپنا سوال پھر سے دہرا رہا ہوں کہ جز (ب) کے مطابق ٹیچرز کی اسامیوں کے بارے میں پوچھا تھا اور آپ کی لسٹ کے مطابق سیریل نمبر 2 پر لکھا ہے کہ ورکرز ویلفیئر سکول (بوائز) ایوننگ شفٹ، جوہر لیبر کالونی فیصل آباد میں ای ایس ٹی کی خالی اسامیاں 13 ہیں ---

جناب ڈپٹی سپیکر: کل اسامیاں بھی 13 لکھی ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ clerical mistake ہے۔ کل اسامیاں 36 ہیں اور 13 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ادھر 13 لکھی ہوئی ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ clerical mistake ہے اس کو ہم ٹھیک کر لیں گے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جب تک یہ ٹھیک ہوں گی۔ اس وقت تک اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2073 جناب صہیب احمد ملک کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1766 چودھری اشرف علی کا ہے --- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1899 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
میں بیڈز، وارڈز اور سپیشلسٹ سرجنز سے متعلقہ تفصیلات

*1899: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس میں کس کس مرض کے وارڈز ہیں؟

(ب) جنرل سرجری، آرتھوپیڈک، یورالوجی اور ای این ٹی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں، تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) اس میں کتنے جنرل سرجن، آرتھوپیڈک سرجن، یورالوجسٹ اور ای این ٹی سپیشلسٹ / سرجن تعینات ہیں۔ ان کے نام، عہدہ گریڈ مع تعلیمی قابلیت وارڈ وار بتائیں؟

(د) آرتھوپیڈک اور جنرل سرجری کے آپریشن تھیٹر کتنے ہیں؟

(ہ) ان آپریشن تھیٹر میں کون کون سی مشینری اور آلات جراحی ہیں؟

(و) کیا ان کے وارڈز اور آپریشن تھیٹر میں ایکسرے مشین، الٹراء ساؤنڈز اور دیگر ٹیسٹوں کے لئے جدید مشینری موجود ہے؟

(ز) کیا ان میں داخل مریضوں کا علاج ہر قسم کا آپریشن کیا جاتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد 300 بیڈز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا میں موجود وارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

-1	ایمرجنسی وارڈ	-2	میڈیکل وارڈ
-3	آرتھوپیڈک وارڈ	-4	سرجری وارڈ
-5	یورالوجی وارڈ	-6	بچہ وارڈ
-7	کارڈیالوجی وارڈ	-8	آئی سی یو وارڈ
-9	ٹی بی / چیسٹ وارڈ	-10	آئی وارڈ
-11	ای این ٹی وارڈ	-12	ڈینگی وارڈ
-13	وی آئی پی وارڈ	-14	ڈائیلسز یونٹ
-15	ڈرماٹالوجی وارڈ	-16	آپریشن تھیٹر
-17	فزیوتھراپی یونٹ	-18	بلڈ بنک یونٹ

(ب) بیڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	وارڈ کا نام	بیڈز کی تعداد
1۔	جنرل سرجری وارڈ	24
2۔	آرتھوپیڈک وارڈ	24
3۔	یورالوجی وارڈ	24
4۔	آئی، ای این ٹی وارڈ	24

(ج) تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام شعبہ جات	اسامیوں کی تعداد	ورکنگ	نام سرجن	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
1۔	جنرل سرجری	02	02	ڈاکٹر جاوید اقبال	چیف کنسلٹنٹ (سرجری)	20	ایف سی پی ایس (سرجری)
2۔	جنرل سرجری	02	02	ڈاکٹر محمد اویس اشرف	سینئر کنسلٹنٹ (سرجری)	19	ایف سی پی ایس (سرجری)
3۔	آرتھوپیڈک	02	01	ڈاکٹر محمد طاہر یونس	چیف کنسلٹنٹ (آرتھو)	20	ایف سی پی ایس (آرتھو)
4۔	یورالوجی	01	01	ڈاکٹر محمد سیف الرحمٰن	چیف کنسلٹنٹ (یورالوجی)	20	ایف سی پی ایس (یورالوجی)
5۔	ای این ٹی	01	01	ڈاکٹر محمد شاہد	کنسلٹنٹ (ای این ٹی)	20	ڈی ایل او

(د)

- آرتھوپیڈک کے لئے ایک عدد آپریشن تھیٹر مخصوص ہے۔
- جنرل سرجری کے لئے دو عدد آپریشن تھیٹر مخصوص ہیں۔

(ہ) آپریشن تھیٹرز میں موجود مشینری اور آلات جراحی کی تفصیل حسب ذیل ہے:

الیکٹرو میڈیکل ڈائیا تھرمی مشین، انیستھیزیا مشین، سکر مشین، کارڈیک مانیٹرز، ڈی فیبری لیٹرز ، پلس اوکسی میٹرز، آپریشن لائٹس، موبائل آپریشن لائٹس، اینڈواسکوپک انسٹرومنٹس، لیپرو اسکوپک مشین، سی آرم مشین، سسٹو اسکوپ سیٹ، ٹی یو آر پی سیٹ، انٹرنل یوری تھرا ٹمی سیٹ، سیگمائیڈو اسکوپ، پریکٹو اسکوپ، ایزو فیگو اسکوپ، برونکو اسکوپک سیٹ، ڈی ایچ ایس سیٹ، ڈی سی ایس سیٹ، فلیکسیبل ریمر سیٹ، کینولیٹر ریمر سیٹ، آرتھوپیڈک جنرل سیٹ، کے وائر سیٹ، آسٹن مور پروستھیسز سیٹ، جنرل سرجیکل انسٹرومنٹ سیٹ، ای این ٹی انسٹرومنٹ سیٹ، آئی انسٹرومنٹ سیٹ، مائیکرو اسکوپ برائے آئی سرجری، ہاٹ ائر اوون برائے آئی سرجری، جنرل پرپز اسٹیم

اسٹرلائزر آٹو کلیو مشین، آپریشن ٹیبلز، آرتھوپیڈک سرجری اٹریکشن ٹیبل، لیرنجو اسکوپ، ریکوری بیڈز، آئی وی سٹینڈز وغیرہ وغیرہ۔

(و) جی ہاں! موجود ہے۔

(ز) جی ہاں!

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں نے جز(الف) میں پوچھا تھا کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کتنے بیڈز پر مشتمل ہے تو اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ ہسپتال 300بیڈز پر مشتمل ہے۔ ہسپتال ہذا میں موجود وارڈز کی تفصیل حسب ذیل ہے۔اس میں انہوں نے ایمرجنسی وارڈ، آرتھوپیڈک وارڈ، یورالوجی وارڈ اور کارڈیالوجی، ٹی بی اور دیگر وارڈز کا ذکر کیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن ایمرجنسی وارڈ کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے کہ ایمرجنسی وارڈ میں کتنے بیڈز ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! منسٹر صاحب میرے بھائی ہیں۔ میں اگلی بحث میں نہیں جانا چاہتا۔ مجھے صرف اتنا بتادیں کہ ضمنی سوال کا مطلب کیا ہوتا ہے۔اگر میرا ضمنی سوال irrelevant ہے تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں اور اگر چیئر مطمئن ہے تو آپ مجھے کہہ دیں تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اپنے جواب میں لکھ کر دیا ہے کہ وہاں پر ایمرجنسی وارڈ موجود ہے، آرتھوپیڈک وارڈ اور دیگر وارڈز موجود ہیں۔ جب اسمبلی کے floor پر بات ہونی ہوتی ہے تو اس سوال سے متعلق مکمل معلومات لی جاتی ہیں اور پوری تیاری کی جاتی ہے اور محکمہ منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری کو پوری briefing دیتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ان کو پتا نہ ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر ایمرجنسی وارڈ میں بیڈز کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ابھی تفصیل دے دیتے ہیں۔ آپ اگلے سوال پر آجائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد طاہر پرویز!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں ان سے یہ confirm کرنا چاہتا ہوں کہ فیصل آباد کے اندر جو سوشل سکیورٹی ہسپتال ہے اس کی ایمرجنسی 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے یا اس کے لئے کچھ اوقات مقرر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ڈسپنسریاں آٹھ گھنٹے کے لئے کھلتی ہیں لیکن میڈیکل سنٹرز اور ہسپتال 24 گھنٹے کھلتے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اسی جُز پر پھر ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ دو اجلاس پہلے جو اجلاس ہوا تھا تو ہاؤس میں یہ commitment دی گئی تھی کیونکہ فیصل آباد ایک انڈسٹریل شہر ہے اور یہاں بہت سی فیکٹریاں ہیں جہاں بوائلرز کے حادثات بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ آئے روز کسی نہ کسی فیکٹری کا بوائلر پھٹتا ہے تو وہاں ہمارے مزدور اپنی جان کی بازی ہار جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش صرف یہ ہے کہ پچھلی بار بھی یہ دہرایا تھا کیونکہ میں نے اس میں وعدوں کا ذکر کیا ہے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہم برن یونٹ کے لئے کام کریں گے اور اگلے سال ہم کوشش کریں گے کہ وہاں پر برن یونٹ بنائیں۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے عرض ہے کہ جب مزدور بوائلرز سے جلتے ہیں تو ان کا علاج کھاریاں سے پیچھے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جیسے الائیڈ ہسپتال میں ایک برن یونٹ بنایا گیا ہے تو مزدوروں کے لئے سوشل سکیورٹی کا متعلقہ فورم ہے اور اس ہسپتال میں purely مزدور طبقہ اپنے علاج کے لئے جاتا ہے۔ فیصل آباد میں دس لاکھ سے زیادہ مزدور مختلف فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا اِن سے سوال یہ ہے کہ کیا منسٹر صاحب برن یونٹ بنانے کے حوالے سے اپنی پہلی کی ہوئی commitment کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ یہاں پر ڈرماٹالوجی، فزیوتھراپی، آپریشن تھیٹر، بلڈ بنک، ڈینگی وارڈ، آئی وارڈ اور آئی سی یو ہیں لیکن بنیادی چیز ہسپتال میں موجود ہی نہیں ہے حالانکہ اس ہاؤس اور Chair کے ساتھ یہ commitment کی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ان کی بات ٹھیک ہے لیکن برن یونٹ والی بات غیر مناسب ہے کیونکہ یہ basic نہیں بلکہ specialized شعبہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ان کے سوال کا جواب دے دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ نے جواب دے نہیں دیا؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ابھی جواب رہتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! پچھلے سوال کے حوالے سے جواب یہ ہے کہ گیارہ بیڈ پر مشتمل ایمرجنسی کا بلاک ہے۔ اس کے علاوہ ہماری کوشش ہوتی ہے کہ لیبر کو بہتر سے بہتر سہولیات دی جائیں۔ ہم نے فیصل آباد کے بجٹ میں بھی اضافہ کیا ہے اور سوشل سکیورٹی ہسپتال مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کا سالانہ بجٹ تقریباً 69 کروڑ روپے ہے۔ Maternity & new Born Childcare Hospital فیصل آباد کا بجٹ 26 کروڑ روپے ہے۔ ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی فیصل آباد کا 46 کروڑ روپے بجٹ ہے اور اس میں 4 لاکھ 20 ہزار outdoor مریضوں کی ratio جبکہ 35 ہزار indoor مریضوں کی ratio ہے۔

جناب سپیکر! فاضل ممبر برن یونٹ کی بات کر رہے ہیں تو وہ وہاں پر proposed ہے، بجٹ require ہوتا ہے اور یہ depend کرتا ہے کہ آپ کے پاس کتنا بجٹ ہے۔ جیسے COVID آیا تو اس کے اندر ہمارے پاس اس طریقے سے کنٹری بیوشن نہیں آئی۔ برن یونٹ ہماری پلاننگ

میں ہے لیکن ہم فیصل آباد کے لئے سی ٹی سکین مشین اور ایم آئی آر مشین پر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کینسر کے علاج کے لئے بھی وارڈ بنا رہے ہیں۔ فیصل آباد، سیالکوٹ، لاہور، ملتان اور کچھ ایسے شہر ہیں جہاں پر لیبر کی تعداد بہت زیادہ ہے جس پر ہم already کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک چھوٹی سی گزارش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اس پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اس پر ضمنی سوال نہیں کرنا چاہ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا تجویز دینا چاہ رہے ہیں؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جی، ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پھر اپنی تجویز لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔ اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! انہوں نے گیارہ بیڈ کی ایمرجنسی کے حوالے سے بتایا ہے اس پر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ایمرجنسی کو بجائے آٹھ گھنٹے کے 24 گھنٹے چلایا جائے کیونکہ جب حادثہ ہوتا ہے یا کسی فیکٹری میں بوائلر پھٹتا ہے تو پھر انہیں first aid چاہئے ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ مجھے اپنی تجویز لکھ کر دے دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہم یہ کر لیں گے لیکن وہاں پر ہم پرائیویٹ پریکٹس کا بھی شامل کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! سوال نمبر 1900 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد سوشل سکیورٹی کی جانب سے فیکٹریوں سے مختلف مد میں رقم وصولی کی تفصیلات

*1900: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سوشل سکیورٹی فیصل آباد کن کن فیکٹریوں سے کتنی رقم سالانہ کس کس مقصد کے لئے وصول کرتا ہے، ان فیکٹریوں/کارخانوں کے نام اور ان میں کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) محکمہ جن فیکٹریوں/کارخانوں میں کارکن ان کے معیار کے مطابق ہیں۔ان سے رقم فی کارکن کس حساب سے وصول کرتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ جو فیکٹریاں/کارخانے کارکنوں کی تعداد کے مطابق رقم/پیسے نہیں فراہم کرتی ان کے خلاف کارروائی کر سکتا ہے؟

(د) ان فیکٹریوں/کارخانوں میں کارکنوں کی چیکنگ کا طریق کار کیا ہے اور کون کون آفیسرز ان کی چیکنگ کرتے ہیں؟

(ہ) ان فیکٹریوں/کارخانوں میں کارکنوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کرنا ہے فیکٹری/کارخانہ اونر کے لئے لازم ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی فیصل آباد اُن تمام رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کرتا ہے جو ادارہ ہذا سے رجسٹرڈ ہوں اور اُن میں کم از کم پانچ یا پانچ سے زائد ورکرز کام کرتے ہوں۔ادارہ ہذا کا بنیادی مقصد رجسٹرڈ کارکنان اور اُن کے لواحقین کو مفت طبی و مالی سہولیات فراہم کرنا ہے۔متعلقہ اداروں مع کارکنان کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی اپنے مروجہ قوانین کے مطابق تمام تجارتی اداروں جن میں کم از کم پانچ یا پانچ سے زائد ورکرز کام کرتے ہوں نیز اُن کی ماہانہ آمدن کم از کم پندرہ ہزار روپے اور زیادہ سے زیادہ بائیس ہزار روپے ہو کو رجسٹرڈ کرتا ہے نیز ان ورکروں کی تنخواہ کا ماہانہ چھ فیصد کی شرح سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ان رجسٹرڈ اداروں کے مالکان سے ماہانہ وصول کرتا ہے۔

(ج) جی ہاں! ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی، سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے مطابق کارروائی کر سکتا ہے۔

(د) ان فیکٹریوں/کارخانوں کو چیک کرنے کے لئے محکمانہ لیٹر جاری کیا جاتا ہے نیز 100 ورکرز تک کی تعداد والی فیکٹریوں کو ایریا آفیسر چیک کرتا ہے 101 ورکرز سے 300 ورکرز تک کی تعداد والی فیکٹریوں کو آڈٹ آفیسر، سوشل سکیورٹی آفیسر اور ایریا آفیسر چیک کرتے ہیں اور 300 سے زائد ورکرز والی فیکٹریوں کو ایڈیشنل / ڈپٹی ڈائریکٹر (ایف اینڈ اے) ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن، سوشل سکیورٹی آفیسر اور ایریا آفیسر چیک کرتے ہیں۔

(ہ) لیبر قوانین کے تحت فیکٹری/کارخانہ جات کے مالکان اپنے ورکرز کو مندرجہ ذیل سہولیات دینے کے پابند ہیں:

1. ہفتہ وار چھٹی، بیماری کی چھٹی، اتفاقیہ چھٹی اور سالانہ چھٹیاں۔
2. جس فیکٹری میں 100 یا اس سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہوں مالک پر لازم ہے کہ fair price shop قائم کرے جس میں ضروریات زندگی انتہائی ارزاں قیمت میں دستیاب ہوں۔
3. جس فیکٹری میں 250 یا اس سے زیادہ ورکرز کام کرتے ہوں وہاں ارزاں قیمت پر کھانا فراہم کرنا مالک کی ذمہ داری ہے۔
4. جس فیکٹری میں پچاس خواتین ورکرز ہوں وہاں مالک پر لازم ہے کہ day care centre قائم کرے جہاں خواتین ورکرز کے بچوں کو رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ سوشل سکیورٹی فیصل آباد کن کن فیکٹریوں سے کتنی رقم سالانہ کس کس مقصد کے لئے وصول کرتا ہے، ان فیکٹریوں / کارخانوں کے نام اور ان میں کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی فیصل آباد اُن تمام رجسٹرڈ صنعتی و تجارتی اور دیگر پرائیویٹ اداروں سے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کرتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ محکمہ فیکٹریوں اور کارخانوں سے کنٹری بیوشن فنڈ وصول کرتا ہے لیکن فیکٹریوں میں کارکنوں کی تعداد کیا وہ ہوتی ہے جو onground کام کرتے ہیں کیونکہ میرے علم کے مطابق ہر فیکٹری کے اندر دو ہزار، تین ہزار، پانچ یا سات آٹھ سو بندہ کام کرتا ہے جبکہ وہاں پر سوشل سکیورٹی کے متعلقہ زون کے جو انسپکٹر یا اہلکار تعینات ہوتے ہیں وہ پیسے لے کر دس یا پندرہ لوگوں کا NOC اور سرٹیفکیٹ بنا کر فیکٹری کو دے دیتے ہیں اور بقایا لوگ ویسے ہی کام کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! فیصل آباد میں issue یہ رہتا ہے کہ آئے دن جب فیکٹریوں میں حادثات ہوتے ہیں تو کسی کا ہاتھ اور کسی کی ٹانگ کٹ جاتی ہے لیکن جب ہم ہسپتال میں علاج کے لئے فون کرتے ہیں تو کہا جاتا ہے کہ یہ بندہ رجسٹرڈ ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے اور سوال بھی ہے کہ کیا اُن لوگوں کے خلاف انہوں نے کوئی کارروائی کی ہے جو یہ کام کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! اِن کی یہ بات ٹھیک ہے کیونکہ ہمارے پاس ورکرز کی رجسٹریشن کم ہے۔ یہ اب سے کم نہیں ہے بلکہ پچھلے 15/20 سال کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں تو یہ رجسٹریشن نہیں ہوئی۔ فیصل آباد میں کم سے کم رجسٹرڈ لیبر کی تعداد دس لاکھ ہونی چاہئے تھی جو کہ صرف دو لاکھ ہے۔ دو سال پہلے جب ہم گورنمنٹ میں آئے تب

پونے دو لاکھ کے قریب لیبر رجسٹرڈ تھی جس میں ہم اضافہ کرتے جا رہے ہیں۔ ہمیں کچھ رکاوٹیں آتی ہیں مثال کے طور پر قانون یہ کہتا ہے کہ آپ نے employer سے لیبر کا data لینا ہے لیکن ہمارا ڈیپارٹمنٹ جب بھی فیکٹریوں میں جاتا ہے تب قانون کے تحت ہم پابند ہیں کہ جب تک مالک data مہیا نہیں کرے گا ہم رجسٹرڈ نہیں کر سکتے۔ اب اُس کی چیکنگ کے لئے انسپکٹر جاتا ہے کہ آیا وہاں پر اتنے ورکرز کام کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس میں مزید litigations ہیں کہ وہ تین تین ماہ کا agreement کر لیتے ہیں کیونکہ ہمارا قانون یہ کہتا ہے کہ 90 دن سے زیادہ جو لیبر کام کرتی ہے وہی رجسٹرڈ تصور ہو گی اس لئے ہمیں کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! اب اس حوالے سے ہم نے campaign launch کی ہے جس میں فیصل آباد کو priority پر رکھا ہے اور انشاءاللہ ہمارا ٹارگٹ ہے کہ زیادہ نہیں تو کم از کم پانچ لاکھ لیبر رجسٹرڈ ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے ہماری campaign launch ہو چکی ہے بلکہ اس پر further pressure بھی آئے گا۔ بنیادی طور پر جب ورکرز رجسٹرڈ ہوتے ہیں تب اُن کو R-5 cards دیتے ہیں جس میں بھی بڑے مسائل ہیں یعنی اگر ایک فیکٹری کے اندر ایک ہزار ورکر کام کر رہا ہے تو ہم ایک ہزار worker کو R-5 card دینے کے لئے تیار ہوتے ہیں لیکن وہاں کا مالک ورکرز کو R-5 card نہیں دیتا کیونکہ اُن کی بڑی complications ہیں اور اُن کو ٹیکسوں کا issue ہے اس لئے ہم ساتھ ساتھ قانون میں ترامیم کرتے آ رہے ہیں تاکہ employer اور employee کو بھی آسانی ہو۔ ہم نے recently amendment کی ہے کہ once secure always secure یعنی ایک دفعہ جو worker رجسٹرڈ ہو گیا وہ تاحیات رجسٹرڈ ہی رہے گا کیونکہ اُس کو ریٹائرمنٹ کے بعد بھی علاج ملے گا۔

جناب سپیکر! منسٹر ہیلتھ صاحبہ یہاں پر بیٹھی ہیں اس لئے میں بتانا چاہوں گا کہ ہم ریٹائرڈ ورکرز کو بھی ہیلتھ ورکرز دینے جا رہے ہیں جن کو پہلے یہ سہولت نہیں ملتی تھی۔ میرے فاضل ممبر کی بات بالکل ٹھیک ہے کہ بہت chronic issues ہیں لیکن ease of doing business کے تحت ہم ان issues کو resolve کرتے آ رہے ہیں کیونکہ tripartite ایک چیز بنتی ہے جس میں لیبر، آجر اور محکمہ تینوں شامل ہیں اس لئے تینوں نے مل کر حل نکالنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ فیصل آباد میں اس طرح کے مسائل بہت جلد حل ہوں گے اور اِن کی طرف سے جو تجاویز ہیں وہ بھی ہمیں دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! انہوں نے detail میں جواب دے دیا ہے لیکن اگر آپ کی کوئی تجاویز ہیں تو وہ لکھ کر دے دیں۔ میرے خیال میں اتنی detail میں کوئی منسٹر آپ کو جواب نہیں دے گا and you are a lucky person

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں اُن کی بات سے agree کر رہا ہوں اور جو باتیں وہ کر رہے ہیں وہ بالکل ٹھیک ہیں لیکن یہ کچھ عمل بھی کر کے دکھائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی تجاویز لکھ کر دیں کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں کہ میں پنجاب اسمبلی کا واحد ممبر ہوں جس نے سوشل سکیورٹی کے متعلق ترامیم جمع کروائیں لیکن اُن کو ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا گیا ہے۔ فیصل آباد چیمبر کے لوگ میرے پاس آئے اور وہاں سے وفد منسٹر صاحب کے پاس آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنی ترامیم مجھے دے دیں then I will make sure کہ میں آپ کو اور منسٹر صاحب کو اکٹھے بٹھادوں گا۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ منسٹر صاحب کے mind میں شاید آجائے کہ علمدار شاہ صاحب ایک وفد کے ساتھ اِن کے پاس تشریف لائے تھے جنہوں نے آپ کو تجاویز بھی لکھ کر دی تھیں۔

جناب سپیکر! میں نے سوچا کہ شاید میری پارٹی کی وجہ سے نہ کریں لیکن وفد کی جو گزارشات تھیں اُن کو بجٹ میں شامل نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! I will make sure کہ ہم کروائیں گے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ایک بات بتادوں کہ اپوزیشن تجاویز دینے کے لئے ہوتی ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میرا آخری ضمنی سوال یہ ہے کہ جز(ہ) کے سیریل نمبر 2 میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ جس فیکٹری میں 100 یا اس سے زائد workers کام کرتے ہوں، مالک پر لازم ہے کہ fair price shop قائم کرے جس میں ضروریات زندگی انتہائی ارزاں میں دستیاب ہوں لہٰذا کتنی فیکٹریاں ایسی ہیں جہاں پر fair price shops establish ہیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ہماری چیکنگ چلتی رہتی ہے، فیکٹریوں کا visit بھی ہوتا ہے اور جہاں پر یہ سہولیات نہیں ہوتیں اُن کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور اس حوالے سے معزز ممبر جو جو بتائیں گے کہ یہاں پر یہ یہ چیزیں نہیں ہیں تو ہم انہیں پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔ دراصل ہمارے ادارے کمزور ہیں اور ہم بار بار اس چیز کے اوپر بات کرتے ہیں کہ ہمارے ادارے کمزور ہیں تو ہم اداروں کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اداروں کی automation کے لئے دن رات کام کر رہے ہیں کہ ہم اپنے اداروں کو automate کریں۔ ہم قانون کے مطابق یہ ensure کر رہے ہیں کہ جہاں پر انسپکٹر ہوگا کوشش کر رہے ہیں کہ وہ موجود رہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ ان کی جو تجاویز ہیں جو کہ آج سے پہلے تک ردی کی ٹوکری میں جاتی رہی ہیں تو یہ اپنی تجاویز دیں اور on the floor of the House بتائیں کہ میں نے منسٹر کو یہ چیزیں دی ہیں لیکن انہوں نے یہ چیزیں نہیں کیں۔ کام ہوتے ہیں اور اگر کہیں پر کام نہیں ہوتا تو اس پر جرمانے بھی ہوتے ہیں اور inspections بھی ہوتی ہیں۔ اب تو بہت زیادہ inspections start ہو چکی ہیں۔ انہوں نے گزشتہ اجلاس میں ڈاکٹروں کے حوالے سے سوال کیا تھا غالباً اس کے بارے میں اگر یہ مناسب سمجھیں اور بتانا چاہیں تو بتا سکتے ہیں کہ ان کے شہر میں ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی کمی کے بارے میں جو تحفظات تھے تو وہ پورے کئے گئے ہیں۔ خالی اسامیوں کے بارے میں انہوں نے last time بات کی تھی وہ بھی پُر کر دی گئی ہیں۔ انہی کے سوالوں کو ڈیپارٹمنٹ serious لیتا ہے اور ان issues کو clear بھی کرتا ہے۔ شکریہ

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جو اسامیاں آپ نے پورے ہاؤس میں پڑھی ہیں اور جو لکھ کر دی گئی ہیں کہ وہ پُر کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے اب کھڑے ہو کر جو بات کی ہے تو مہربانی کر کے کم از کم اسی پر عمل کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، وہ اپنی commitment پوری کریں گے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2148 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کی
حکومت کی طرف سے مقرر کردہ اجرت سے متعلقہ تفصیلات

2148*: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی مقرر کردہ ماہانہ تنخواہ سے کم تنخواہیں دی جاتی ہیں؟

(ب) حکومت کی مقرر کردہ تنخواہ سے کم تنخواہ دینے کی سزا اور جرمانہ کیا ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟

(ج) حکومت کی مقرر کردہ تنخواہ سے کم تنخواہ دینے والے کتنے فیکٹری مالکان کے خلاف سال 2017-18 میں کارروائی کی گئی ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو حکومت کی مقرر کردہ ماہانہ اجرت دلوانے کی حتی المقدور کاوش کی جاتی ہے جس کے لئے محکمہ محنت و انسانی وسائل کے فیلڈ افسران اور انسپکٹرز کوشاں رہتے ہیں۔ تاہم بعض آجران جو مقرر کردہ تنخواہ سے کم دیتے ہیں، ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس تناظر

میں محکمہ محنت و انسانی وسائل کا فیلڈ سٹاف اور انسپکٹران اپنے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ جات کا باقاعدہ معائنہ کرتے ہیں اور اگر کم اجرت کا کوئی بھی کیس منظر عام پر آئے تو آجر یا مالک کے خلاف فوری طور متعلقہ عدالت میں چالان دائر کئے جاتے ہیں اور ضروری قانونی کارروائی فی الفور عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے سیکشن 9(3) کے تحت ایسے آجران کو عدالت چھ ماہ قید یا مبلغ بیس ہزار روپے جرمانہ یا دونوں سزائیں دے سکتی ہے نیز اگر عدالت مناسب سمجھے تو ملازمین کی تنخواہ کے بقایاجات کی ادائیگی کا حکم بھی دے سکتی ہے۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ برائے سال 18-2017 درج ذیل ہے:

سال	تعداد معائنہ جات	تعداد دائر کردہ چالان	جرمانہ / سزا
2017	184727	27563	-/37,90,214 روپے
2018	155769	9374	-/99,18,400 روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے کہ حکومت نے کم از کم ماہانہ اجرت کتنی مقرر کی ہے اور فیکٹریوں کے مزدوروں کو ماہانہ کتنی تنخواہ ادا کی جا رہی ہے because according to the minimum wage that is 17 thousand , but according to my information جو تنخواہ مزدوروں کو دی جا رہی ہے وہ 14 ہزار روپے ہے۔ So I just want the explanation on this.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! جی، محترمہ! شکریہ۔ آپ کی انفارمیشن درست نہیں ہے اور مزدور کی کم از کم تنخواہ -/17500 روپے ہے جو کہ کم از کم اجرت ہے جس پر لیبر کی طرف سے پریشر بھی آتا ہے کیونکہ پنجاب کے اندر بہت سی فیکٹریاں کم از کم اجرت کو implement نہیں کرتیں اور کم از کم اجرت سے کم دیتی ہیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر محترمہ نے بات کی -/14000 روپے کی تو 12، 12 ہزار روپے بھی کچھ فیکٹریاں تنخواہ دیتی ہیں۔ اس پر جب ہمارے پاس کوئی complaint آتی ہے تو اس پر ایکشن ہوتا ہے۔ ہمارے پاس exact figure نہیں ہے تو غالباً 72 ہزار سے 75 ہزار کے درمیان رجسٹرڈ فیکٹریاں ہیں۔ ہر فیکٹری کو چیک کرنا possible نہیں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! Random checking ہوتی ہے سال میں ایک دفعہ ہم inspection کرتے ہیں اس چیز کو سامنے رکھتے ہوئے کہ ڈنڈے کے زور پر کرپشن ختم ہوتی ہے اور نہ ہی آپ کرواسکتے ہیں تو بہتر طریقہ ہے کہ ایسے قانون لے کر آئیں اور ایسے آسان قانون لے کر آئیں جن کے ذریعے مزدوروں کو فائدہ ہو جیسے میں نے پہلے بھی بات کی۔

جناب سپیکر! اس کے اوپر ہم ایک قانون لے کر آ رہے ہیں کہ لیبر کو through cheque payment ہوگی، through mobile banking payment ہوگی تو ہمارا proposed minimum wage act ہے۔ Legislative business پڑا ہوا ہے اور انشاءاللہ بہت جلد آئے گا تو اس سے محترمہ کے تحفظات دور ہوں گے اور بہت حد تک دور ہو جائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

MS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! I don't agree with this answer because according to the honorable Minister he said

کہ ہمیں complaints آتی ہیں تو ہم action لیتے ہیں۔

Mr Speaker! So this is not proactive work. According to the information that's given there are never 27 thousand challans in 2017 and more than 9000 challans in 2018. So I think this figure is too much.

جناب سپیکر! آپ کو complaint کا wait نہیں کرنا چاہئے کہ complaint آتی ہے تو ہم action لیتے ہیں there should be a proactive approach and I would like to suggest کہ mobile banking ہو لیکن یہ نہ ہو کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟ what is your question? آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہی ہے کہ یہ table دیا ہوا ہے جس میں 2017 کے سال میں 27 ہزار 563 فیکٹریوں اور 2018 میں 9376 فیکٹریوں کی انسپکشن ہوئی ہے تو میں صرف یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ مجھے اس کی detail بتائیں کہ کن کن شہروں میں یہ فیکٹریاں exist کرتی ہیں اور ان پر آپ کیسے ایکشن لے سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ تو fresh question بنتا ہے جو آپ جمع کروائیں تو وہ پوری تفصیل اس میں provide کر دیں گے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! نہیں۔ Fresh question نہیں بنتا بلکہ میں نے پہلے ہی یہ سوال جمع کروایا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! 2018 کی بجائے میں 2019 کا ریکارڈ بھی ساتھ ہی لے کر آیا ہوں تو یہ تقریباً 19297 فیکٹریوں کی 2019 میں انسپکشن کی گئی ہے۔ یہ اسی چیز کا ثبوت ہے کہ جو سوال پہلے کر رہی ہیں کہ آپ لوگ انسپکشن کرتے نہیں ہیں، complaints پر کرتے ہیں تو یہ کیا ہے؟ یہ وہ inspections ہیں جو ہم خود کرتے ہیں اور inspections ہوتی ہیں۔ بہت سی ایسی فیکٹریاں ہیں جہاں پر ہم جا کر انسپکشن بھی کرتے ہیں اور چالان بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ issue ہے اور ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ اداروں کی کمزوری ہے۔ اس چیز کو مل کر لے کر آگے چل رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ issues بھی clear ہوں گے۔ شکریہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے دو ضمنی سوالات ہو چکے ہیں اس لئے اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No, no sorry بیٹھ جائیں۔ اگلا سوال نمبر 3448 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضٰی نے کل اپنی تقریر کے دوران interrupt کرنے پر واک آوٹ کر دیا تھا جس پر میں نے چیئرمین صاحب سے گزارش کی تو انہوں نے سید حسن مرتضٰی کو منانے کے لئے مجھے کہا۔ میں جب ایوان سے باہر گیا لیکن سید حسن مرتضٰی کو لے کر واپس آنے سے پہلے ہی افسوس کہ چیئرمین صاحب نے اجلاس ملتوی کر دیا۔

جناب سپیکر! اب میں گزارش کروں گا کہ معزز ممبر سید حسن مرتضٰی باہر تشریف رکھتے ہیں تو انہیں منا کر ایوان میں لایا جائے کیونکہ اس معزز ایوان میں جتنے بھی ممبران ہیں جو اس طرف کے ہوں یا اُس طرف کے وہ ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں اور آپ کے لئے بھی اور خاص طور پر چیئر کے لئے دونوں sides برابر ہیں۔ سید حسن مرتضٰی کی عزت کیجئے میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ رانا محمد اقبال خان! آپ کے ساتھ وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر) اور پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد) جائیں اور سید حسن مرتضٰی کو منا کر ایوان میں لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر)،
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد)
اور رانا محمد اقبال خان، سید حسن مرتضٰی کو منانے کے لئے ایوان سے باہر گئے)

اگلا سوال نمبر 3587 جناب محمد مرزا جاوید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 3643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کمشنر (PESSI) کے آفس میں ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***3643: چودھری اختر علی:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کمشنر (PESSI) کے لاہور آفس میں کتنے ملازمین عہدہ اور گریڈ وار کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس کے تحت کون کون سے ادارے صوبہ بھر میں چل رہے ہیں؟

(ج) کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی کتنی اسامیاں ہیں ان پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(د) اس دفتر کے تحت کون کون سے ادارے لاہور شہر میں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ہ) کمشنر (PESSI) کا مالی سال 2019-20 کا بجٹ مد وار بتائیں؟

(و) کمشنر کے عہدہ پر تعینات ملازم محکمہ محنت کا employee ہوتا ہے یا دیگر کسی محکمہ کا ملازم کام کرتا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) کمشنر (PESSI) کے لاہور آفس میں 263 ملازمین کام کر رہے ہیں عہدہ اور گریڈ وار تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کمشنر (PESSI) کے تحت صوبہ بھر میں 19 ڈائریکٹوریٹ اور 13 سب آفس چل رہے ہیں تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر کی 17 اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی آٹھ اسامیاں ہیں ان اسامیوں پر تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل ضمیمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) کمشنر (PESSI) کے تحت درج ذیل ادارے لاہور شہر میں چل رہے ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈائریکٹوریٹ
1۔	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، شاہدرہ
2۔	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (سٹی)
3۔	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، ماڈل ٹاؤن
4۔	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (ساؤتھ)
5۔	ڈائریکٹوریٹ آف سوشل سکیورٹی، لاہور (گلبرگ)

(ہ) کمشنر کے عہدے پر تعیناتی سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی طرف سے کی جاتی ہے اور اس تعیناتی پر آفیسر وفاقی یا صوبائی سروس کا ہوتا ہے۔

(و) کمشنر (PESSI) کے مالی سال 2019-20 کے بجٹ کی مد وار تفصیل ضمیمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ج) سے متعلق منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ کمشنر (PESSI) کے دفتر میں۔۔۔

(اس مرحلہ پر وزیر لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (سردار حسنین بہادر)،
پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیوسٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد)
اور رانا محمد اقبال خان سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں لے آئے)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! Welcome back! جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! محکمہ کی طرف سے دیئے گئے جواب سے متعلق میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کمشنر (PESSI) لاہور کے دفتر میں ڈائریکٹر کی 17 پوسٹیں ہیں اور ڈپٹی ڈائریکٹر کی آٹھ پوسٹیں ہیں جبکہ کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی کام نیچے سے move ہوتا ہے لیکن یہاں پر اُلٹ سسٹم ہے کہ 17 ڈائریکٹر دفتر میں بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر بھی کام کر رہے ہیں۔ کسی بھی دفتر میں چلے جائیں تو وہاں پر فیلڈ کلرک زیادہ ہوتے ہیں، کلرک زیادہ ہوتے

ہیں اور ڈپٹی ڈائریکٹر تھوڑے ہوتے ہیں جبکہ ڈائریکٹر ایک یا دو ہوتے ہیں لیکن یہاں پر 17 ڈائریکٹر ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کی وجہ بتائیں کہ 17 ڈائریکٹر اور آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر اس دفتر میں کیوں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! ظاہری بات ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کو میں نے تو نہیں بنایا۔ اب جتنے ڈائریکٹرز کام کرتے ہیں تو ہزاروں ایسے معاملات ہیں کیونکہ سوشل سکیورٹی کا محکمہ ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کی طرح پورے پنجاب میں کام کر رہا ہے اور ہیلتھ کیئر ڈیپارٹمنٹ کے بعد سوشل سکیورٹی کا پنجاب میں سب سے بڑا ادارہ ہے۔ اب اس کے اندر اگر یہ fresh question کریں کہ ان ڈائریکٹروں کی ڈیوٹیاں کیا کیا ہیں تو ہم انہیں بتا دیں گے لیکن جتنے بھی ڈائریکٹر ہیں وہ کام کرنے کے لئے لگائے گئے ہیں اور وہاں پر کام کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو کسی specific ڈائریکٹر کے متعلق۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! اگر آپ کو کسی specific انفارمیشن چاہئے تو fresh question جمع کروا دیں جس کی وہ تفصیل دے دیں گے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں صرف آپ کی توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ سسٹم میں ایک logical چیز ہوتی ہے کہ کسی بھی محکمے میں منسٹر سے لے کر نیچے تک، یہ عجیب محکمہ ہے کہ یہاں پر کمشنر (PESSI) نے 17 ڈائریکٹر اور آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹر رکھے ہوئے ہیں اور نیچے سٹاف بھی ہے۔ یہ نیچے سے move ہونا چاہئے یا اوپر سے نیچے move ہوتا ہے، یہ کیسا سسٹم ہے، ڈائریکٹر کام کرے گا یا نیچے فیلڈ میں ڈپٹی ڈائریکٹر بہتر کام کرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ تجویز دے رہے ہیں یا سوال کر رہے ہیں؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں تجویز نہیں دے رہا بلکہ سوال کر رہا ہوں۔ منسٹر صاحب کو یا تو معلومات نہیں ہیں اور اگر معلومات ہیں تو اس کے بارے میں ہاؤس کو بتائیں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا بہت زیادہ کام پھیلا ہوا ہے کہ وہاں پر 17 ڈائریکٹرز رکھے ہوئے ہیں اور ان کے نیچے آٹھ ڈپٹی ڈائریکٹرز کام کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ دو سال میں نہیں ہوئے اگر یہ further detail مانگیں گے تو ان کو further detail بھی مل جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری اختر علی! آپ fresh question جمع کروا دیں۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں ایک چیز بتاتا ہوں کہ ہماری کوشش یہ ہوتی ہے کہ ہم فیلڈ میں لوگوں کو زیادہ لے کر جائیں۔ پاکپتن ڈائریکٹوریٹ، اٹک، حافظ آباد، منڈی بہاؤالدین، نارووال، ننکانہ صاحب، بھکر، میانوالی، چنیوٹ، بہاولنگر، لودھراں، خانیوال اور لیہ۔ ہم نے 2020 میں سب ڈائریکٹوریٹ قائم کئے ہیں جس ڈائریکٹوریٹ کے پاس اسسٹنٹ ڈائریکٹرز کی تعداد زیادہ تھی ان کو ہم تحصیل لیول تک لے کر گئے ہیں۔ وہاں پر ایمرجنسی سنٹر ہے اور ہم ہیلتھ فسیلٹیز بھی دے رہے ہیں۔ ان کا fresh question بنتا ہے اگر یہ further detail مانگیں گے تو ان کو دے دی جائے گی اور میں اس کی انوسٹی گیشن بھی کر لوں گا۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! کمشنر (PESSI) کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے، یہ کیوں create کی گئی اور ان پر جن افسروں کی تعیناتی ہوتی ہے وہ کس گریڈ سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیا وہ پنجاب سے آتے ہیں یا وفاق سے آتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر جناب چیئرمین میاں شفیع محمد کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! کمشنر (PESSI)، 20 ویں گریڈ کی سیٹ ہے نیز PMS اور FPSC دونوں میں سے اس سیٹ پر آ سکتے ہیں۔ وائس کمشنر کی بھی سیٹ اسی طریقے سے ہے اور باقی سارے PPSC کے ذریعے آتے ہیں۔

لیبر ڈیپارٹمنٹ میں ورکر ویلفیئر بورڈ ہے جو 18 ویں گریڈ کی سیٹ ہے وہ بھی ایس اینڈ جی اے ڈی سے آتے ہیں اور ڈی جی لیبر 19 ویں گریڈ کی سیٹ ہے وہ بھی ایس اینڈ جی اے ڈی سے ہی آتے ہیں۔ اس میں کوئی راکٹ سائنس تو نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جی، چودھری اختر علی!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اس میں کوئی راکٹ سائنس تو نہیں ہے لیکن ہاؤس کو باور کرانا تو ضروری ہے کہ کمشنر (PESSI)، 20 ویں گریڈ کا افسر ہے، یہ کسی دوسرے ادارے سے آتے ہیں اور ان کے نیچے فوج ظفر موج کام کرتی ہے اس کا بجٹ تقریباً 2- ارب روپے کے قریب ہے۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ اس بجٹ کو کس طرح تقسیم میں لاتے ہیں اور اس کو سوشل سیکٹر میں کہاں استعمال کرتے ہیں؟

جناب چیئرمین: یہ تو fresh question بنتا ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں عرض کر دیتا ہوں اگر یہ satisfy ہو سکیں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کو میں further detail بھی دے دوں گا۔

جناب سپیکر! ہمارا پچھلے سال کا بجٹ تقریباً ½15- ارب روپے کا تھا اور یہ جتنی رقم آتی ہے وہ لیبر کی کنٹری بیوشن سے آتی ہے، جو لیبر کام کرتی ہے اس کی کم از کم اجرت کا چھ فیصد بنتا ہے جو فیکٹری کے مالک ہمیں دیتے ہیں۔ وہ رقم ان کے علاج اور پنشن پر خرچ ہوتی ہے۔ ہمارا ٹرسٹ اکاؤنٹ بھی بنا ہوا ہے، ہیلتھ کیئر فسیلٹیز جس میں ہسپتال اور ڈسپنسریز بنائی جاتی ہیں ان پر بھی رقم خرچ کی جاتی ہے پھر اس کی further detail ہے کہ کتنے لیبر کس تحصیل یا شہر میں ہو گی۔ یہ پورا ایک ماڈل ہے یہ ایسا نہیں ہے کہ وہاں پر ایک ہزار بندہ کام کر رہا ہو تو ہم 50 بیڈ کا ہسپتال بنا دیں۔ اس کا ایک پورا میکنزم بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جو یہ فرما رہے ہیں کہ 20 ویں گریڈ کا آفیسر کس طریقے سے آتا ہے تو اس کو حکومت لگاتی ہے۔ آپ بلا لیں ایس اینڈ جی اے ڈی کو وہاں سے پوچھ لیں، ان کو میں نے تو نہیں لگایا اور نہ میں کسی کو لگاتا ہوں۔ جو آفیسر گورنمنٹ دیتی ہے اس کو لگا دیا جاتا ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ سوال نمبر 3934 ہے۔

جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا سوال نمبر 3649 ہے۔ آپ کے دو سوالات ہیں اور 3649 پہلا سوال ہے۔ کیا پہلے اس سوال کو dispose of کر دیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! نہیں، اس سوال کو pending کر لیں اور دوسرا سوال لے لیں۔

جناب چیئرمین: آپ کے سوال نمبر 3649 کو dispose of کیا جاتا ہے اور سوال نمبر 3934 کو لیا جاتا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سوال نمبر 3934 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع چنیوٹ میں محکمہ لیبر کے دفاتر،
ملازمین اور رجسٹرڈ کارکنوں سے متعلقہ تفصیلات

***3934: سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنے سکول اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے تحت کتنی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں جن سے فنڈز محکمہ وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) رجسٹرڈ کارکنوں کو کیا کیا سہولیات محکمہ فراہم کرتا ہے؟

(و) اس ضلع میں محکمہ مزید کہاں کہاں سکول اور ڈسپنسریاں و ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتا ہے کیا محکمہ نے اس ضلع میں کوئی لیبر کالونی بنائی ہے یا بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع چنیوٹ میں ڈائریکٹوریٹ آف لیبر ویلفیئر کا ایک دفتر ہے جو کہ ایجوکیشن کمپلیکس میں واقع ہے اور اس دفتر میں ایک اسسٹنٹ ڈائریکٹر، ایک لیبر انسپکٹر اور درجہ چہارم کے چار ملازمین تعینات ہیں۔

(ii) مذکورہ ضلع میں ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے زیر انتظام سوشل سکیورٹی کا ایک دفتر برائے معاوضہ جات محلہ عزیز آباد شاہ دولت روڈ چنیوٹ میں کام کر رہا تھا اور جس میں ایک جونیئر کلرک بھی تعینات تھا۔ البتہ ادارہ ہذا نے حال ہی میں ایک نیا دفتر برائے سوشل سکیورٹی سب آفس چنیوٹ قائم کر دیا ہے اور متعلقہ دفتر میں جلد ضروری تعیناتیاں بھی کر دی جائیں گی۔

(ب) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کے تحت کوئی سکول نہ ہے جبکہ ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے تحت درج ذیل چار ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔

نمبر شمار	نام ڈسپنسری
1-	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری محلہ عزیز آباد شاہ دولت روڈ چنیوٹ
2-	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، سفینہ شوگر ملز لالیاں چنیوٹ
3-	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری، رمضان شوگر ملز بھوآنہ چنیوٹ
4-	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر فیصل آباد روڈ بلمقابل شمس ٹیکسٹائل ملز چنیوٹ

(ج) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ضلع چنیوٹ میں ادارہ ہذا کے قوانین کے مطابق 447 رجسٹرڈ پرائیویٹ فیکٹریوں اور کارخانوں سے ماہانہ کی بنیاد پر سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ تفصیل ادارہ جات ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ورکرز کی تعداد 7073 ہے۔

(ہ)

(i) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ رجسٹرڈ کارکنان کو شادی گرانٹ، ڈیتھ گرانٹ، تعلیمی وظائف، مزدوروں کے بچوں کے لئے ورکرز ویلفیئر سکولز میں مفت تعلیم اور لیبر کالونیوں کی صورت میں رہائشی سہولیات فراہم کرتا ہے۔

(ii) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی اپنے رجسٹرڈ کارکنان کو درج ذیل سہولیات فراہم کرتا ہے۔

- بیماری کی صورت میں کارکنان کو سال میں 120 دن تک اُجرت کے 75 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- کارکنان کی موذی بیماری مثلاً ٹی بی، کینسر ایک سال(365 دن)اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- کارکنان کے انتقال کے صورت میں اُجرت / تنخواہ اور لواحقین کے انتقال کی صورت میں -/5000 روپے تک ڈیتھ گرانٹ کی ادائیگی۔
- خاتون کارکنان دوران سروس زچگی کی صورت میں 90 دن کی اُجرت 100 فیصد شرح سے ادائیگی۔
- خاتون کارکن کے بیوہ ہونے کی صورت میں 130 دن تک تنخواہ / اُجرت 100 فیصد کی شرح سے ادائیگی۔
- دوران کار زخمی ہونے پر پانچ تا بیس فیصد معذوری کی شرح تک گریجویٹی ادائیگی۔
- دوران کار زخمی ہونے جذوی معذوری بیس فیصد سے زائد ہو تو مخصوص شرح سے معذوری کی پنشن کی ادائیگی تاحیات دی جاتی ہے۔
- دوران کار زخمی ہو کر انتقال کر جانے کی صورت میں اُجرت 100 فیصد مساوی پنشن کی پسماندگان کو ادائیگی ماہانہ دی جاتی ہے۔
- بیوی بچوں کی عدم موجودگی میں مرحوم کارکنان کے ماں باپ یا بہن بھائیوں کو پسماندگان پنشن ادائیگی۔

(و)

(i) ضلع چنیوٹ میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کے تحت تا حال سکول یا لیبر کالونی قائم نہ ہے لیکن اگر کوئی درخواست یا تجویز موصول ہوتی ہے تو متعلقہ فورمز پر بحث کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔

(ii) ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی نے ضلع چنیوٹ میں رجسٹرڈ کارکنان کی تعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے چار ڈسپنسریاں قائم کر رکھی ہیں جن میں رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین کو تمام تر طبی و بنیادی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں اور کارکنان کی تعداد کے پیش نظر ان میں وقتاً فوقتاً اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے اس میں گزارش کی تھی کہ یہ بتایا جائے کہ وہاں کتنی فیکٹریاں ہیں اور لیبر ڈیپارٹمنٹ نے کتنی ڈسپنسریاں، ہسپتال اور سکولز بنائے ہوئے ہیں؟ میرے شہر میں فرنیچر انڈسٹری بہت بڑی ہے جس کا انہوں نے جواب میں ذکر ہی نہیں کیا۔ کیا حکومت ارادہ رکھتی ہے کہ ان مزدوروں کو بھی رجسٹرڈ کیا جائے جو فرنیچر انڈسٹری سے وابستہ ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! چنیوٹ کے حوالے سے ہم نے ایک سب ڈائریکٹوریٹ قائم کیا ہوا ہے اور ہمارا مزدوروں کو رجسٹرڈ کرنے کا بالکل ارادہ ہے۔ ہماری وہاں سب ڈائریکٹویٹ بنانے کی نیت یہی ہے کہ ہم وہاں سے زیادہ سے زیادہ انفارمیشن collect کر سکیں۔ جس کی طرف سید حسن مرتضیٰ نے نشاندہی کی ہے کہ ان کی وُڈ مارکیٹ کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ہے تو ہم اس کی رجسٹریشن چیک کر لیتے ہیں اگر اس میں ذکر نہیں ہے تو ہم کر لیں گے۔ ہمارا ارادہ رجسٹرڈ کرنے کا ہے بلکہ ہم نے ہر فیکٹری کو رجسٹرڈ کرنا ہے۔

جناب سپیکر! کچھ فیکٹری ڈر کے مارے رجسٹرڈ نہیں ہوتیں، وہ خوف کھاتی ہیں کہ رجسٹرڈ کے بعد جرمانہ آئے گا لیکن ہم اس پر بھی ان سے negotiations کر رہے ہیں اور چیمبر سے بات چیت کر رہے ہیں۔ ہم سید حسن مرتضیٰ کا تحفظ دور کریں گے اور ان کا جواب in writing دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ کافی لمبا سوال تھا اور میں نہیں چاہتا کیونکہ ہاؤس کے پاس اتنا ٹائم بھی نہیں ہے۔ میرے ایک دو تحفظات ہیں اگر منسٹر صاحب اس کا کوئی حل کر سکتے ہیں تو پھر ان کا جواب آنے تک میرا سوال pending کر دیں۔ میرا ایک تحفظ لیبر کالونی کے حوالے سے تھا۔ ہمارے پاس جو انڈسٹریل لیبر لاکھوں میں ہے۔ یہاں آپ چار ڈسپنسریوں کے نام دیکھ لیں اور اگر جا کر ان کو وزٹ کیا جائے تو وہ دس، پندرہ، بیس آدمیوں کے فرضی نام ڈال کر اپنا رجسٹر ڈ update کرتے ہوں گے۔ وہاں ایک لیبر ہسپتال کی ضرورت ہے جو سوشل سکیورٹی کے under ہو۔ وہاں پر کوئی ہسپتال ہے اور نہ کوئی لیبر کالونی ہے۔ حکومت اس پر کوئی پالیسی بنائے نہ کہ یہ کہے کہ وہ ڈرتے ہیں اور رجسٹر ڈ نہیں ہوتے۔ ان کے خوف کو دور کرنے کے لئے حکومت ہے وہ ان کا خوف دور کرے، ان سے ڈائیلاگ کرے اور بیٹھ کر بات چیت کرے۔ حکومت ان لوگوں کا اندراج کرے اور ان کو رجسٹر ڈ کرے۔ وہاں پر اتنی بڑی لیبر کو بے یارو مدد گار چھوڑا گیا ہے اگر اس پر حکومت کی کوئی پالیسی ہے تو منسٹر صاحب ارشاد فرمادیں؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس کا ذکر کر چکا ہوں جب سید حسن مرتضیٰ ہاؤس میں نہیں تھے۔ ہمیں اس میں کیا رکاوٹ ہے اور ہم کس طریقے سے آگے کرنے جا رہے ہیں ابھی اس وقت بتانا مناسب نہیں ہے کیونکہ کچھ چیزیں pipeline میں ہیں۔ اگر وہ مکمل ہو جائیں گی تو پھر ہم ایک طریقہ لے کر آئیں گے لیکن ہمیں اس میں قانونی پیچیدگیاں بہت زیادہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے ذکر کیا تھا کہ قانون یہ کہتا ہے کہ مالک ڈیٹا فراہم کرے گا ہم اس employer پر dependent ہو جاتے ہیں پھر انسپکٹر جا کر اس کی verification کرتا ہے تو یہ ایک عمل ہے جس کے اندر دونوں ہی ملوث ہوتے ہیں۔ اگر کوئی یہ کہے کہ انسپکٹر ملوث ہوتا ہے تو یہ تقریباً غلط بات ہے۔ سات ہزار کے قریب لیبر زر جسٹر ڈ ہے، ہر جگہ پر لیبر بہت کم رجسٹر ڈ ہے

جب ہمیں محکمہ ملا تھا تو ٹوٹل رجسٹرڈ لیبرز ½9 لاکھ تھی اور ابھی 2 لاکھ کا اضافہ ہوا ہے جو کہ دو سالوں کے اندر بہت کم ہے یہ ہم تسلیم کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے دور حکومت میں 2 ملین تک لے کر جائیں۔ کم سے کم ILO جو International Labour Organization ہے اس کی رپورٹ کے تحت 2018 میں ہمارے پنجاب کے اندر تین ملین لیبر رجسٹرڈ ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر! اس میں اداروں کی کمزوریاں ہیں ہم اس کو دور کر رہے ہیں کچھ قانون آئے بھی ہیں اور کچھ قانون آگے آئیں گے اور اس کی implementation بھی آسان ہو گی تو جو چنیوٹ کے حوالے سے بات ہے تو کمشنر صاحب بیٹھے ہیں آپ کی جو چنیوٹ کے حوالے کی recommendations ہیں وہ آپ خود یا کوئی فوکل پرسن کے ذریعے دیں ہم مسائل حل کریں گے۔ اگر اس کو pending بھی کریں گے، مزید اس پر جواب لینا چاہیں گے تب بھی ہم آپ کو دے دیں گے اور ہم کوشش کریں گے کہ آپ کو مطمئن کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں بڑا شکر گزار ہوں کہ یہ پہلا وزیر ہے جس نے کھڑے ہو کر مانا ہے کہ خامیاں ہیں اور ہم انہیں دور کریں گے۔

جناب سپیکر! میں ان کے اس خیر سگالی کے جذبے کی بڑی قدر کرتا ہوں، میں انہیں اپنی تجاویز بھی دوں گا اور ان سے توقع کرتا ہوں کہ یہ مسئلہ حل کریں گے۔

جناب سپیکر! یہ پہلا آدمی ہے جس نے یہ مانا ہے کہ کمی ہے ورنہ انہوں نے کہنا تھا کہ دس سال پہلاں کی کیتا جو ساڈے کولوں توقع رکھدے او۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! سوال نمبر 4060 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔154 میں محکمہ محنت
کے اداروں کی تعداد وملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*4060: **چودھری اختر علی:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔154 لاہور کی کس کس فیکٹری، کارخانہ جات اور ہوٹل و دیگر اداروں سے محکمہ محنت رجسٹرڈ کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے ان کے نام اور ان سے ماہانہ کتنی رقم وصول کی جاتی ہے، تفصیل ادارہ وار علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ب) اس حلقہ کے ان اداروں میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل ادارہ وار بتائیں؟

(ج) کیا کسی لیبر انسپکٹر یا دیگر کسی اعلیٰ آفیسر نے ان اداروں کا سال 2019 میں وزٹ کیا ہے تو کن کن تاریخوں اور ماہ میں کیا ہے؟

(د) کیا ان اداروں نے جو معلومات ملازمین کے بارے میں فراہم کی ہیں وہ درست ہیں یا ان کے معائنہ کے دوران کم و بیش ملازمین کام کر رہے ہیں، تفصیل ادارہ بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت پی پی۔154 لاہور، سٹی آفس میں 437 یونٹس رجسٹرڈ ہیں اور ان سے -/6636479 روپے کنٹری بیوشن موصول ہوتا ہے۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔154 لاہور سٹی آفس میں 437 یونٹس رجسٹرڈ ہیں اور ان میں 6247 ورکرز ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جن افسران نے ان 32 اداروں کا وزٹ جن تاریخوں میں کیا ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان اداروں نے ملازمین کے بارے میں جو معلومات ادارہ ہذا کو فراہم کی، معائنہ کے دوران 13 اداروں کے ورکرز کی تعداد میں فرق پایا گیا، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	اولڈ ورکرز	موجودہ ورکرز
1۔	زاہد اینڈ کمپنی	23	35
2۔	کیرن بورڈ	32	34
3۔	یوسف انجینئرنگ	25	29
4۔	نیشنل پبلک بوائز ہائی سکول	2	10
5۔	فیصل ہائی گلاس	12	16
6۔	وقار عثمان آٹو	7	16
7۔	آئی این ایچ موٹر	19	30
8۔	چودھری سٹیل	1	5
9۔	منیر سٹیل	1	6
10۔	مدینہ الیکٹرانکس	7	15
11۔	مدینہ آٹو	7	15
12۔	میٹروشوز	7	8
13۔	افتخار فاؤنڈری	5	8

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ یہ میرے حلقے کا سوال ہے اور میں نے پوچھا ہے کہ اس حلقے میں یہاں پر لیبر ڈیپارٹمنٹ کی کتنی فیکٹریاں، ہوٹل یا ادارے ہیں جن سے یہ فنڈز کی کنٹری بیوشن وصول کرتے ہیں تو انہوں نے بتایا اور محکمے نے جواب میں کہا کہ ہم 66 لاکھ 36 ہزار 479 روپے کنٹری بیوشن وصول کرتے ہیں۔ کیا منسٹر صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ اتنی رقم monthly ہے یا year wise ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! یہ year wise ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! اگر یہ year wise ہے تو اس کو monthly basis پر تقسیم کریں، انہوں نے جواب میں 437 یونٹ بتائے ہیں جبکہ منسٹر صاحب ینگ ہیں اور کافی اچھا بریف بھی کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! بات وہی آجاتی ہے کہ میرے حلقے میں سٹیل فیکٹری کے 462 یونٹ ہیں اور میں ان کو visit کرو اسکتا ہوں۔ یہاں پر سینکڑوں کی تعداد میں لیبر کام کرتی ہے اور ان میں سے جو انہوں نے لسٹ provide کی ہے اگر میں آپ کو پڑھ کر بتاؤں تو 8 یا 12، 13 لوگ ہیں زاہد اینڈ کمپنی کیرن بورڈ، نیشنل سکول، آئی ایم موٹر، عثمان موٹر اور دو سٹیل کے ادارے اس میں لکھے ہوئے ہیں بقایا کسی فیکٹری کا نام اس میں درج نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ ان کا کوئی چیک اینڈ بیلنس بنائیں۔ آپ کے جو لیبر ڈیپارٹمنٹ کے انسپکٹر ہیں یہ تمام لوگوں سے منتھلیاں وصول کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، پلیز! سوال کریں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! ان کے پاس ریکارڈ کوئی نہیں ہے۔ اس کے عوض مزدور کا کیا ہوتا ہے، ہم حلقوں کی نمائندگی کرتے ہیں ہمارے پاس مزدور آتے ہیں کہ ہمارا کچھ کریں۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! سوال کر لیجئے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ یہ سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ ان پیسوں اور اس رقم کے عوض مزدوروں کو کیا سہولت فراہم کرتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! محکمہ صحت کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! یہ جواب غلط ہے آپ بھی کسی علاقے پر غور کیا کریں اور آپ کسی علاقے کے ایم پی اے بھی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ میں factually کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر 400 سے اوپر فیکٹریاں ہیں۔ داروغہ والا، سفید پیر، شادی پورہ میں کس کس علاقے کا نام لوں۔

جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کریں یا اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کریں جو اس کی انکوائری کرے کہ وہاں پر کتنی فیکٹریاں موجود ہیں۔ اگر اس میں محکمہ negligence کر رہا ہے تو محکمے کے افسروں کو اس بات کی سزا ملنی چاہئے۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

سرگودھا: پی پی۔72 میں پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی رجسٹریشن اور انسپکشن سے متعلقہ تفصیلات

***2073: جناب صہیب احمد ملک:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ فیکٹریوں / دکانوں / اداروں / پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کی انسپکشن محکمہ کا اختیار ہے ان کی انسپکشن کے اغراض و مقاصد کیا ہوتے ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں کتنے پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں؟

(ج) مذکورہ پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن میں کون سے یکم جنوری 2018 سے آج تک دوران انسپکشن کس کس بے ضابطگی میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ لیبر وانسانی وسائل کے ماتحت انسپکٹرز فیکٹریوں، دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشن کے معائنہ جات متفرق لیبر قوانین کے تحت سرانجام دیتے ہیں۔ اس حوالے سے مزید وضاحت یہ ہے کہ کارخانہ جات کی انسپکشن فیکٹریز ایکٹ 1934 کے تحت کی جاتی ہے جبکہ دکانوں، اداروں، پٹرول پمپس اور سی این جی سٹیشنز کے معائنہ جات بالعموم پنجاب شاپس اینڈ اسٹیبلشمنٹ آرڈیننس 1969 کے تحت کئے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ جبری مشقت بمطابق قانون بانڈڈ لیبر 1992 اور چائلڈ لیبر Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت چیک کی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں، قانون کم از کم اجرت مجریہ 1961 کے تحت حکومت کی طرف سے منظور کردہ کم از کم اجرت کی ادائیگی کو بھی یقینی بنایا جاتا ہے۔ دیگر لیبر قوانین کا اطلاق ملازمین کی تعداد کے حساب سے ہوتا ہے جن میں Industrial & Commercial Employment Standing Orders Ordinance, 1968 اور قوانین فیئر پرائس شاپس وکنٹین وغیرہ شامل ہیں۔ قوانین مذکورہ پر عملدرآمد نہ کرنے والے مالکان کے خلاف قانون کے مطابق چالان مجاز عدالتوں میں دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے ان کو جرمانہ کیا جاتا ہے اور دیگر سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔72 سرگودھا میں پچیس پٹرول پمپس اور چار سی این جی سٹیشن چل رہے ہیں۔

(ج) اس حوالے سے تفصیلی وضاحت اور محکمانہ کارروائی کا ریکارڈ جنوری 2018 سے جون 2019 تک درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پٹرول پمپس / سی این جی سٹیشن	تاریخ انسپکشن	بے ضابطگی	تعداد چالان	جرمانہ / کیفیت
1۔	موٹروے CNG ساؤتھ	5-04-2018	حاضری رجسٹر فارم IV، چھٹیوں کا رجسٹر فارم V، رجسٹریشن سرٹیفکیٹ فارم C انسپکشن بک فارم VI	04	2000/-

2-	موٹروےCNG نارتھ	05-04-2018	ایضاً	04	2000/-
3-	سیال پٹرولیم سروس میانی	15-05-2018	ایضاً	04	8000/-
4-	جنجوعہ پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضا	04	چالان زیر سماعت ہیں
5-	بولا پٹرولیم سروس ملکوال روڈ	10-06-2018	ایضاً	04	ایضاً
6-	سمبلانوالہ فلنگ سٹیشن سمبلانوالہ	10-08-2018	ایضاً	04	ایضاً
7-	تاج پٹرولیم سروس رتوکالا	24-10-2018	ایضاً	04	ایضاً
8-	بلوچ پٹرولیم ہاتھی ونڈ بھیرہ	15-01-2019	ایضاً	04	ایضاً
9-	اعوان پٹرولیم سروس بھیرہ	01-01-2018	کم اجرت کلیم چھ ورکرز- 1406000/	04	زیر سماعت

ضلع گوجرانوالہ میں چائلڈ لیبر کے خاتمہ سے متعلق کئے گئے اقدامات کی تفصیلات

***1766: چودھری اشرف علی:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ لیبر کی عدم توجہی کی وجہ سے چائلڈ لیبر میں کمی کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں 30 ہزار سے زائد ننھی منی لڑکیاں گھروں، کوٹھیوں اور فلیٹوں میں قید کر کے انسانی حقوق و انصاف کی دھجیاں اڑاتے ہوئے جبری مشقت، بیگار اور مزدوری لی جا رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گوجرانوالہ میں کم سن لڑکیوں سے فیکٹریوں، کارخانوں، ورکشاپس اور ہوٹلوں پر نہایت ہی کم اجرت میں کام لیتے ہوئے چائلڈ لیبر قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی جا رہی ہے؟

(د) اگر جُزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو محکمہ نے چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے اب تک کیا اقدامات اُٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ محکمہ لیبر کی عدم توجہی کی وجہ سے چائلڈ لیبر میں کمی کی بجائے اضافہ ہو رہا ہے۔ محکمہ لیبر کے افسران باقاعدگی سے اداروں کا معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں بھی چائلڈ لیبر پائی جاتی ہے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ گھریلو ملازمین کے بنیادی حقوق کے استحصال کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے پنجاب گھریلو ورکرز کا ایکٹ 2019 حال ہی میں لاگو کیا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ لیبر نے مالک اور گھریلو ملازمین کی رجسٹریشن کا کام شروع کر دیا ہے۔ اس سے پہلے گھریلو ملازمین کے بارے میں کوئی قانون نہ بنایا گیا تھا۔ مذکورہ قانون کے تحت ہر مالک گھریلو ملازمین کو ملازم رکھنے کے لئے شرائط وضوابط ملازمت تحریری طور پر دے گا۔ گھریلو ملازم کو ہفتہ وار چھٹی، بیماری کی چھٹیاں، تہواری چھٹیاں، دوران زچگی چھٹیاں، سوشل سکیورٹی، پنشن، لیبر قوانین کے تحت اوقات کار اور کم از کم اجرت وغیرہ کی مراعات حاصل ہوں گی۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جبری مشقت کی روک تھام کے لئے حکومت نے پہلے ہی جبری مشقت کے نظام کے (خاتمہ) کا ایکٹ 1992 نافذ کیا ہوا ہے جس کے تحت ضلعی ڈپٹی کمشنر کی زیر نگرانی ڈسٹرکٹ ویجیلینس کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور کمیٹی کی میٹنگ ہر ماہ ہوتی ہے جس میں جبری مشقت کے واقعات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ کو یا کمیٹی کو کوئی ایسی شکایت موصول نہ ہوئی ہے کہ کسی گھر یا کوٹھی میں کسی کم عمر بچی کو قید کر کے اس سے جبری مشقت لی جارہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ محنت کے افسران پنجاب میں بچوں کی ملازمت کی ممانعت کے قانون مجریہ 2016 کے تحت اداروں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی بچہ کام کرتا ہوا پایا جائے یا مالک اسے کم تنخواہ ادا کر رہا ہو تو قانون کے مطابق کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ کم از کم اجرت کے قانون کے نفاذ کے سلسلہ میں ماہ جنوری تا مئی 2019 کے دوران محکمہ لیبر کے افسران نے 12085 انسپکشن کیں، قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب پائے گئے مالکان کے 414 چالان کئے اور عدالت نے مبلغ -/ 404,500 روپے جرمانہ عائد کیا۔

(د) محکمہ محنت کے افسران چائلڈ لیبر کے خاتمہ کے لئے پنجاب میں بچوں کی ملازمت کی ممانعت کے قانون مجریہ 2016 کے تحت اداروں کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے ہیں اور جہاں کہیں کوئی بچہ کام کرتا ہوا پایا جائے تو مذکورہ بالا قانون کے مطابق کارروائی عمل

میں لائی جاتی ہے۔ محکمہ لیبر کے افسران نے ماہ جنوری تا مئی 2019 کے دوران 1255 انسپکشن کیں، دوران معائنہ 137 ممنوعہ عمر کے بچے کام کرتے ہوئے پائے گئے جس پر متعلقہ مالکان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں 118 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے زیر انتظام

ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***3448: سید عثمان محمود:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ کے کتنے ہسپتال / ڈسپنسریاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سے سال 19-2018 کے دوران کتنے کارکن مستفید ہوئے؟

(ج) ان ہسپتالوں میں کون کون سی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) حکومت ان ہسپتالوں / ڈسپنسریوں میں کب تک خالی اسامیاں پر کرنے نیز دیگر مسنگ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک سوشل سکیورٹی منی ہسپتال / میڈیکل سنٹر کام کر رہا ہے مزید برآں چھ سوشل سکیورٹی ڈسپنسریاں اور پانچ سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر بھی کام کر رہے ہیں، تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ہسپتال / ڈسپنسریوں سے سال 19-2018 کے دوران 68206 رجسٹرڈ کارکنان اور ان کے لواحقین مستفید ہوئے۔

(ج) رحیم یار خان میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام منی ہسپتال / میڈیکل سنٹر اور ڈسپنسریوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) متعلقہ خالی اسامیوں پر بھرتی کا عمل جاری ہے اور انشاء اللہ جلد مکمل کر لیا جائے گا۔

لاہور: حلقہ پی پی-172 میں
رجسٹرڈ فیکٹریوں اور کارخانوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3587: **جناب محمد مرزا جاوید:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں کتنی فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-172 لاہور کی ان فیکٹریوں وکارخانوں سے کتنا ریونیو حاصل کیا جارہا ہے؟

(ج) حلقہ پی پی-172 میں ورکروں کی تنخواہوں کے حوالے سے فیکٹریوں کو کیا احکامات کئے گئے ہیں؟

(د) حلقہ پی پی-172 لاہور کی فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والوں کو بروقت اور پوری تنخواہ کے حوالے سے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) حلقہ پی پی-172 لاہور میں محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام 743 پرائیویٹ فیکٹریاں وکارخانے رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-172 لاہور سے سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ فیکٹریوں وکارخانوں سے مبلغ 3,93,21,100 روپے ماہانہ سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں وصول کئے جا رہے ہیں۔

(ج) ان فیکٹریوں کے مزدوروں کی تنخواہ کے حوالے سے محکمہ لیبر ویلفیئر کے فیلڈ افسران اپنے علاقہ میں وزٹ کرتے ہیں اور خلاف ورزی کی صورت میں قانونی چارہ جوئی عمل میں لاتے ہیں۔ مزید مختلف اوقات میں کھلی کچہریوں کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے نیز مزدور اپنی تنخواہ ودیگر معاملات کے لئے محکمہ کو تحریری درخواست شکایت درج کروا سکتا ہے جس پر قانون کے مطابق کارروائی کی جاتی ہے۔

(د) محکمہ لیبر ویلفیئر نے سال 2019 میں پی پی۔172 لاہور کی فیکٹریوں میں کم از کم اجرت کے نوٹیفکیشن کے اطلاق کے لئے تمام کارخانوں / فیکٹریوں کو تحریری نوٹس جاری کئے ہوئے ہیں اور مزدوروں کی تحریری شکایات پر محکمہ نے کارروائی کرتے ہوئے مختلف فیکٹریوں سے -/34,82,528 روپے مزدوروں کو دلوائے اور پوری اجرت کی ادائیگی نہ کرنے والے اداروں کے خلاف 530 چالان متعلقہ عدالتوں میں جمع کروائے گئے جس میں اب تک عدالتوں نے پوری اجرت نہ دینے والے اداروں کو مبلغ -/180,000 روپے جرمانہ کیا ہے اور یہ عمل تاحال جاری ہے۔

نیسلے فیکٹری شیخوپورہ اور غنی گلاس فیکٹری کے کارکنوں کی محکمہ محنت سے رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

*3649: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) نیسلے فیکٹری شیخوپورہ (لاہور شیخوپورہ روڈ) اور غنی گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ کے کتنے کارکن محکمہ محنت سے رجسٹرڈ ہیں؟

(ب) ان فیکٹریوں سے محکمہ سالانہ کتنی رقم ان کارکنوں کی فلاح و بہبود کے لئے وصول کرتا ہے؟

(ج) ان فیکٹریوں میں جو ملازمین کام کر رہے ہیں کیا وہ تمام محکمہ سے رجسٹرڈ کارکن ہیں؟

(د) اگر ان فیکٹریوں کے تمام ملازمین رجسٹرڈ کارکن نہ ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ کے علم میں یہ بات ہے کہ ان فیکٹریوں میں سالہا سال سے ملازمین کام کر رہے ہیں مگر وہ ان فیکٹریوں کے مستقل اور محکمہ سے رجسٹرڈ کارکن نہ ہیں؟

(و) کیا محکمہ ان فیکٹریوں کا وزٹ کر کے عارضی ملازمین کو مستقل کروانے کا ارادہ رکھتا ہے جو کہ پانچ یا زیادہ سالوں سے ان فیکٹریوں میں کام کر رہے ہیں نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) نیسلے پاکستان لمیٹڈ فیکٹری شیخوپورہ روڈ لاہور میں 2538 کارکنان اور غنی گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور میں 513 کارکنان اور غنی ویلیو گلاس فیکٹری لاہور شیخوپورہ روڈ لاہور میں 111 کارکنان محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

(ب) محکمہ محنت کا ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی ان فیکٹریوں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن کی مد میں درج ذیل سالانہ رقوم وصول کر رہا ہے۔

نیسلے پاکستان لمیٹڈ:	**مبلغ-/2,65,50,828 روپے سالانہ**
غنی گلاس فیکٹری:	**مبلغ-/66,85,164 روپے سالانہ**
غنی ویلیو گلاس فیکٹری:	**مبلغ-/14,41,056 روپے سالانہ**

(ج) جی ہاں! ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے تمام ملازمین محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں۔

(د) مذکورہ فیکٹریوں کے تمام مستقل اور غیر مستقل ملازمین سوشل سکیورٹی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں اور محکمہ کی تمام تر سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(ہ) سوشل سکیورٹی قوانین کے تحت ان اداروں میں کام کرنے والے تمام ملازمین ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سکیورٹی کے ساتھ رجسٹرڈ ہیں اور تمام تر طبی ومالی سہولیات سے مستفید ہو رہے ہیں۔

(و) تجارتی وصنعتی (سٹینڈنگ آرڈر 1968 کی دفعہ 2(g) کے مطابق عارضی ورکرز جو ایسے کام پر ملازم رکھا گیا ہو جس کا 9 ماہ سے زیادہ عرصہ جاری رہنے کا امکان نہ ہو جبکہ مستقل ورکر جس کو مستقل نوعیت کے کام پر ملازم رکھا گیا ہو اور وہ تین ماہ کا عرصہ ملازمت خوش اسلوبی سے مکمل کر چکا ہو، مستقل ورکر تصور کیا جائے گا لہذا مذکورہ بالا فیکٹریوں کے تمام ملازمین بشمول کنٹریکٹر ورکرز جن کی ملازمت کا عرصہ تین ماہ سے زائد ہے وہ مستقل ورکر ہیں۔

ضلع جھنگ یکم جنوری 2018سے تاحال فوت ہو جانے والے مزدوروں کے پسماندگان کو ملنے والی مالی امداد سے متعلقہ تفصیلات

*4071: **محترمہ رابعہ نسیم فاروقی:** کیاوزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ یافیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع جھنگ میں یکم جنوری 2018سے آج تک کتنے مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ،کارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو 500,000/- روپے مالی امداد بطور ڈیتھ گرانٹ دیتا ہے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی کارخانہ / فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں ورکر کی تنخواہ کے مساوی 100فیصد سروائیور پنشن (SVP)مالی امداد ماہانہ دیتاہے اور ورکر کی وفات کی صورت میں ورکر کی آخری وصول کردہ تنخواہ کے مساوی رقم کفن دفن کے لئے دی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں یکم جنوری 2018سے آج تک مزدوروں کو دی جانے والی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد مزدور	رقم(روپے)
ڈیتھ گرانٹ	39	1,95,00,000
کفن دفن	24	4,11,903
سروائیور پنشن (SVP) ہر ماہ	10	87,516

لاہور: محکمہ محنت کے زیر انتظام سکولز / کالجز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***4159: محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ محنت کے زیر انتظام کتنے سکول / کالج کس کس جگہ پر چل رہے ہیں علاقہ وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی کتنی اور کس کس سکیل کی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ج) ان سکولوں میں کتنے طالب علم تعلیم حاصل کر رہے ہیں کلاس وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(د) کیا ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) لاہور میں محکمہ محنت کے زیر انتظام علاقہ وار چلنے والے سکول / کالج کی تفصیل درج ذیل یہ ہے:

1) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء)، 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

2) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

3) ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء و طالبات) (پہلی شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

4) ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء و طالبات) (سیکنڈ شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور

5) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور

6) ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طالبات) ڈیفنس روڈ، لاہور

(ب) ان سکولوں میں ٹیچرز کی سکیل وار خالی پوسٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سکول	سکیل	خالی اسامیوں کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (طلباء)،	17	01
	18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور	16	07

2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور	17	01
3۔	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء وطالبات)(پہلی شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور	14	01
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول(طلباء وطالبات)(سیکنڈ شفٹ) 18 کلومیٹر فیروزپور روڈ نشتر کالونی، لاہور		کوئی اسامی خالی نہ ہے
5۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طلباء) ڈیفنس روڈ، لاہور	17	03
		16	08
6۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول(طالبات)	17	01
	ڈیفنس روڈ، لاہور	16	01

(ج) ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کی کلاس وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! ان سکولوں میں پک اینڈ ڈراپ کی سہولت موجود ہے۔

لاہور: سبزی و پھل منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے سال 19-2018 میں حکومتی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*4232: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کی سبزیوں و پھل منڈیوں میں چائلڈ لیبر کی روک تھام کے لئے محکمہ نے سال 19-2018 میں کیا کارروائی کی ہے؟

(ب) محکمہ نے ان سبزی و پھل منڈیوں میں کتنے دکانداروں کے خلاف FIR درج کیں؟

(ج) محکمہ نے ان سبزی و پھل منڈیوں میں کتنے دکانداروں کو کتنے جرمانے کئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) چائلڈ لیبر ایک معاشی و معاشرتی مسئلہ ہونے کی وجہ سے پاکستان جیسے ترقی پزیر ممالک میں کسی نہ کسی صورت میں بالعموم موجود رہتا ہے اور اس کی بنیادی وجوہات میں غربت، افلاس، ناخواندگی اور آبادی میں روز افزوں اضافہ شامل ہیں۔ جہاں تک سبزی و فروٹ

منڈیوں میں چائلڈ لیبر ہونے کا معاملہ ہے، اس حوالے سے یہ امر قابل ذکر ہے کہ عام طور پر یہاں موجود بچے اپنے کاروباری والدین کے ساتھ ان منڈیوں میں آجاتے ہیں جو ٹھیلوں اور دکانوں کے نزدیک دوران کاروبار کھیلتے نظر آتے ہیں لیکن یہ بچے کسی طور بھی چائلڈ لیبر نہیں کرتے۔ تاہم اگر مذکورہ بچوں میں سے کسی سے بھی چائلڈ لیبر لینے کا ثبوت یا خبر ہو تو متعلقہ لیبر انسپکٹرز فوری کارروائی عمل میں لاتے ہیں اور مجاز تھانے میں FIRs درج کروائی جاتی ہیں جس کے بعد مزید قانونی کارروائی متعلقہ تھانے کی طرف سے عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران کل 16 بچے سبزی و فروٹ منڈیوں میں چائلڈ لیبر کرتے ہوئے پائے گئے اور انجام کار متعلقہ تھانے میں 16 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

(ب) جیسا کہ مذکورہ جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جا چکی ہے، ضلع لاہور میں سال 19-2018 کے دوران درج کردہ ایف آئی آر کی کل تعداد 16 تھی۔

(ج) جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ محکمہ لیبر کے ماتحت انسپکٹران قانون بنام Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت صرف متعلقہ تھانوں میں FIRs درج کروانے کے ذمہ دار اور مجاز ہیں۔ مزید قانونی کارروائی متعلقہ پولیس سٹیشن عمل میں لاتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

***4262: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ پروگرام چل رہا ہے آج تک کتنے بچے اس سے مستفید ہوئے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

صوبہ میں چائلڈ لیبر انٹیگریٹڈ پراجیکٹ سال 19-2018 تک کام کرتا رہا ہے۔ یہ پراجیکٹ پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی (PDWP) کی سفارشات پر جون 2019 میں بند کر دیا گیا ہے۔ اس سے 1,14,804 بچے مستفید ہوئے۔

گوجرانوالہ: کارخانہ فیکٹری کے مزدوروں کی دوران ڈیوٹی فوتیدگی کی صورت میں پسماندگان کو مالی امداد کی ادائیگی سے متعلقہ تفصیلات

*4288: **جناب امان اللہ وڑائچ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کارخانہ فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان کو مالی امداد دی جاتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2019 سے آج تک کتنے مزدوروں کو کتنی مالی امداد دی گئی، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ رکارخانہ یا فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں اس کے پسماندگان -/500,000روپے مالی امداد بطور ڈیتھ گرانٹ دیتا ہے۔ جبکہ ادارہ سوشل سیکیورٹی کارخانہ / فیکٹری کے مزدور کی دوران ڈیوٹی فوت ہونے کی صورت میں ورکر کی تنخواہ کے مساوی 100فیصد سروائیور پنشن (SVP)مالی امداد ماہانہ دیتا ہے اور ورکر کی وفات کی صورت میں ورکر کی آخری وصول کردہ تنخواہ کے مساوی رقم کفن دفن کے لئے دی جاتی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں یکم جنوری 2019 سے آج تک مزدوروں کو دی جانے والی مالی امداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

	تعداد مزدور	رقم (روپے)
ڈیتھ گرانٹ	71	3,55,00,000/-
کفن دفن	70	12,39,600/-
سروائیور پنشن (SVP) ہر ماہ	55	3,51,473/-

صوبہ میں رجسٹرڈ بھٹوں پر مزدوروں
کے لئے لیبر کالونی کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*4536: **محترمہ بشریٰ انجم بٹ:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ نے بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی سکول تعمیر کئے ہیں تو کہاں کہاں ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) صوبہ میں قائم بھٹوں پر کام کرنے والوں کے لئے کوئی لیبر کالونی تعمیر کی تھی تو کب، کہاں اوران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) حکومت بھٹہ مزدوروں اور ان کے بچوں کے لئے کوئی ٹھوس اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ لیبر کے زیرانتظام ایک ترقیاتی منصوبہ EBLIK-4D برائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کے تحت غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بعض مخصوص بھٹہ جات کے clusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً 6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کرایا گیا لیکن وضاحت کی جاتی کہ یہ تمام تعلیمی سنٹرز غیر رسمی نوعیت کے تھے اور کسی طور بھی رسمی یا باقاعدہ سکول قرار نہیں دیئے جا سکتے۔

(ب) پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے صوبہ میں بھٹہ مزدوروں کے لئے خاص طور پر کوئی لیبر کالونی تعمیر نہ کی ہے البتہ محکمہ ہذا ان تمام صنعتی مزدوروں کی فلاح وبہبود کے لئے کام کرتا ہے جو PESSI یا EOBI سے رجسٹرڈ ہوں اور ان صنعتی اداروں میں کام کررہے ہوں۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ ان ورکرز کی فلاح وبہبود کے لئے ابھی تک تیس لیبر کالونیاں بنا چکا ہے جن میں 26,474 پلاٹ 2,886 گھر اور 3,993 ملٹی سٹوری

فلیٹس ہیں۔ اس کے علاوہ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ نے اس وقت ورکرز ویلفیئر کمپلیکس متصل سندر انڈسٹریل اسٹیٹ ڈسٹرکٹ قصور میں 2912 ملٹی سٹوری فلیٹس پر مشتمل ایک لیبر کالونی بنا رہا ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ حسب ضرورت مستقبل میں بھی ایسے مزید منصوبہ جات کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ج) محکمہ لیبر ویلفیئر، حکومت پنجاب کے ماتحت فیلڈ سٹاف کا دائرہ کار صرف متعلقہ لیبر قوانین کے مؤثر اطلاق تک محدود ہے اور قانون شکنی کرنے والے بھٹہ مالکان کے خلاف متعلقہ تھانہ میںPunjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 کے تحت شکایت درج کی جاتی ہے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جاتی ہے اور جس پر مندرجہ ذیل جرمانے یا سزائیں دی جاسکتی ہیں:

1. جو بھی آجر کسی بچے سے کام لے گا یا اس کی اجازت دے گا تو اسے زیادہ سے زیادہ چھ ماہ اور کم سے کم سات دن قید کی سزا دی جاسکتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے اور کم سے کم دس ہزار روپے جرمانہ کیا جاسکے گا۔
2. قانون مذکورہ کے تحت اگر کوئی آجر دوبارہ ایسے ہی جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس کو کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال سزا ہو سکتی ہے۔

صوبہ میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بھٹوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

4537*: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ بھٹوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت نے بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کا سروے کیا ہے تو کب اور ان بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے حکومت نے آج تک کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ بھٹوں پر نابالغ بچیاں بھی کام کرتی ہیں تو حکومت نے ان کی تعلیم و تربیت کے لئے کون کون سے ٹھوس اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل لیبر ویلفیئر پنجاب کے پاس بھٹہ جات کی رجسٹریشن بمطابق قانون Factories Act,1934 عمل میں لائی جاتی ہے۔ مذکورہ اندراج کے تحت رجسٹرڈ بھٹہ جات کی تعداد 9794 ہے جبکہ 17 بھٹہ جات کی رجسٹریشن زیر عمل ہے۔

(ب) بھٹہ جات پر بچوں کے کام کرنے یا ان سے کام لینے کی سخت ممانعت ہے۔ لیبر ڈیپارٹمنٹ کے فیلڈ افسران کے دوران معائنہ 1631 بچے بھٹوں پر کام کرتے پائے جن کو فوری کام سے ہٹادیا گیا اور متعلقہ بھٹہ مالک کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی۔

(ج) بھٹہ مزدوروں کے بچوں کے متعلق حکومت پنجاب نے اربن یونٹ سے پنجاب بھر میں سال 2016 میں ایک سروے کروایا گیا جس کے نتیجہ میں سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے 91,300 بچوں کو سکول میں داخل کرایا گیا اور ان کے والدین کو خدمت کارڈ کے ذریعے وظیفہ کی رقم دی گئی۔ تاہم فنڈز کی کمی کے باعث اپریل 2018 سے وظیفہ کی ادائیگی PSPA نہیں کررہی۔ محکمہ لیبر کے زیر انتظام ایک ترقیاتی منصوبہ EBLIK-4D برائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کے تحت غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بھٹہ جات کے clusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً 6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کر دیا گیا۔

(د) اگر کوئی نابالغ بچی کسی بھی بھٹہ خشت پر کام کرتی نظر آئے تو محکمہ لیبر کا ماتحت فیلڈ سٹاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لاتا ہے۔ تاہم بچیوں کی تعلیم وتربیت کے حوالے سے اقدامات جواب جز (ج) میں بتائے گئے وہ بچوں اور بچیوں دونوں سے متعلق ہیں۔

صوبہ میں بھٹہ مزدوروں پر ظلم وزیادتی
کی روک تھام کے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

***4715: محترمہ سبرینہ جاوید:** کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بھٹوں پر کام کرنے والے مزدور نسل در نسل بھٹوں پر کام کر رہے ہیں انہیں سود اور قرضوں کی ایسی زنجیروں میں جکڑا جاتا ہے جہاں سے ان کا نکلنا محال ہے؟

(ب) کیا حکومت اور بھٹہ مالکان کے درمیان کوئی ایسا معاہدہ ہے جس سے ان مزدوروں پر ہونے والے جبر کو روکا جاسکے اور انہیں سوشل سکیورٹی سے سہولتیں مل سکیں؟

(ج) کیا حکومت بھٹوں پر کام کرنے والے مزدوروں کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) جہاں تک بھٹہ خشت مزدوروں کا تعلق ہے، روایتی طور پر یہ مزدور اپنی فنی استعداد اور پیشہ ورانہ قابلیت کی بنیاد پر بہتر روزگار کے حصول کی خاطر بمعہ فیملی ایک بھٹہ خشت سے دوسرے بھٹہ خشت پر ہجرت کرنے کے حوالے سے مشہور ہیں اس لئے نسل در نسل مخصوص بھٹوں پر کام کرنے کی بات درست نہیں نہ ہی محکمہ لیبر کے پاس اس حوالے سے کوئی قابل قبول شواہد موجود ہیں۔ تاہم عمومی نوعیت کا قرض جو کہ قانونی حدود میں ہو ہر کاروباری ادارے کی طرح بمطابق سیکشن 4(3) بھٹہ خشت پر بھی رائج ہے جس کی واپسی کا طریق کار وضاحت سے مذکورہ قانون کے سیکشن 4 کی ذیلی دفعات (4) اور (5) میں بیان کر دیا گیا ہے نیز ایڈوانس یا قرض یا پیشگی کی رقم کی حد بھی ایک قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 کے سیکشن 3 کے تحت دیئے جانے والے contract of engagement کے ذریعے واضح کرنا ضروری قرار دیا جا چکا ہے۔ مزید یہ کہ Punjab Bonded Labour System (Abolition) Act, 1992 کے سیکشن 4 کی ذیلی شق (1) کے تحت ہر نوعیت کی جبری مشقت لینا جرم ہے نیز ہر شخص اپنی پسند کا کام کرنے کے حوالے سے مکمل طور پر آزاد و خود مختار ہے اور مذکورہ آزادی پر کسی بھی قسم کی قدغن عائد کرنا بھی قابل سزا جرم ہے۔ اسی طرح قانون مذکورہ کے سیکشن 4 کی ذیلی شق (2) کی رو سے کسی بھی طرح کا ایڈوانس یا قرض جو کہ نظام جبری

مشقت یا بانڈڈ لیبر سسٹم کی ترویج کا پیش خیمہ ثابت ہو سکے بھی قانونی طور پر جرم تصور ہو گا۔ مزید بر آں مذکورہ قانون کے سیکشن II کے تحت یہ بھی واضح کر دیا گیا ہے کہ جو مالک ادارہ بھی ایسے کسی جرم کا مرتکب پایا جائے گا اسے مجاز عدالت کم از کم دو سال یا زیادہ سے زیادہ پانچ سال قید کی سزا دے سکتی ہے یا ایسے شخص کو کم از کم پچاس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکتا ہے لیکن جرمانے کی بالائی حد دو لاکھ روپے تک ہو سکتی ہے یا دونوں سزائیں بیک وقت بھی دی جا سکتی ہیں۔ اس تناظر میں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ پنجاب حکومت نے نہ صرف جبری مشقت کی ہر شکل کا مؤثر تدارک کرنے کے لئے جامع قانون سازی کی ہوئی ہے بلکہ جبری مشقت کے فروغ کے لئے دیئے اور لئے جانے والے ایڈوانس یا قرض کو بھی قابل سزا جرم قرار دیا ہوا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں وضاحت کی جا چکی ہے کہ ایک قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 پنجاب اسمبلی سے سال 2016 کے دوران منظور ہو چکا ہے جس کے سیکشن 3 کے تحت ہر بھٹہ خشت مالک اپنے ملازمین کو ایک contract of engagement دینے کا پابند ہے جس کے ذریعے شرائط ملازمت بشمول تنخواہ، رقم پیشگی اور اس کی ادائیگی کا شیڈول وغیرہ طے کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں بانڈڈ لیبر کے خاتمہ کا قانون بھی موجود ہے جس کی وضاحت کی جا چکی ہے اور اس قانون کے تحت محکمہ لیبر و ضلعی انتظامیہ کے انسپکٹران باقاعدگی سے بھٹوں کا معائنہ کرتے ہیں اور کسی بھی قانونی خلاف ورزی کے صورت میں قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ تاہم ادارہ سوشل سکیورٹی بھٹہ مزدور کو رجسٹر کرنے کے لئے تمام تر کوشش بروئے کار لا رہا ہے اور تمام ڈائریکٹرز پنجاب سوشل سکیورٹی کو وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جاتی ہیں کہ تمام بھٹوں کو رجسٹر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں ڈسٹرکٹ ویجیلنس کمیٹی کے اجلاس باقاعدگی سے ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں عزت مآب لاہور ہائی کورٹ بہاولپور بنچ نے بھی اس پر آرڈر پاس کیا ہے کہ صوبہ میں موجود تمام بھٹہ جات رجسٹر کئے جائیں سوشل سکیورٹی آرڈیننس (13) کے تحت ادارہ اور ورکر کو رجسٹر کیا جاتا ہے اس کے بعد سوشل

سکیورٹی کی ریگولیشن 1967 کے تحت آجر اپنے کارکنان کے کوائف ادارہ سوشل سکیورٹی کو دینے کا مجاز ہے جبکہ ادارہ سوشل سکیورٹی 9,960 بھٹہ کارکنان کے سوشل سکیورٹی کارڈ (R-5) جاری کر چکا ہے اور ان کو مندجہ ذیل سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

1. تحفظ یافتہ کارکنان اور ان کے لواحقین کو میڈیکل (ان ڈور / آؤٹ ڈور) کی سہولیات۔
2. بیماری کی صورت میں مالی امداد
3. ایمپلائمنٹ انجری بینیفٹ
4. دورانِ زچگی بینیفٹ
5. ڈیتھ گرانٹ
6. پارشل ڈس ایبلمنٹ بینیفٹ
7. ڈس ایبلمنٹ بینیفٹ
8. ڈس ایبلمنٹ گریجوٹی
9. سروائیور پنشن
10. عدت بینیفٹ

(ج) مزید یہ کہ محکمہ لیبر کے زیر انتظام ایک ترقیاتی منصوبہ EBLIK-4D برائے تدارک چائلڈ لیبر جو کہ چار اضلاع گجرات، فیصل آباد، سرگودھا اور بہاولپور میں چلایا گیا جو کہ سال 2020 میں مکمل ہوا ہے جس کہ تحت 200 غیر رسمی تعلیمی سنٹرز بعض مخصوص بھٹہ جات کے clusters کے درمیان قائم کئے گئے جن میں تقریباً 6000 بچوں کو تعلیم دی گئی اور انہیں رسمی سکولوں میں داخل کرایا گیا لیکن وضاحت کی جاتی کہ یہ تمام تعلیمی سنٹرز غیر رسمی نوعیت کے تھے اور کسی طور بھی رسمی یا باقاعدہ سکول قرار نہیں دیئے جا سکتے۔ مزید یہ کہ 91300 بھٹہ مزدوروں کے بچوں کا اربن یونٹ کے ذریعہ سروے کے بعد نزدیکی سکولوں میں اندراج کروایا گیا اور 75 فیصد حاضری یقینی بنانے والے بچوں کو ماہوار مالی معاونت بحساب مبلغ -/1000 روپے بھی دینے کا سلسلہ شروع ہوا جو کہ بذریعہ خدمت اے ٹی ایم کارڈز انتہائی شفاف عمل کے ذریعے دیئے

جاتے رہے۔ تاہم فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے وظیفہ کا اجراء اپریل 2018 سے بندش کا شکار ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

رحیم یار خان: محکمہ محنت وانسانی وسائل

کے دفاتر، سکولز، ڈسپنسریاں اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

878: سید عثمان محمود: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ محنت وانسانی وسائل کے کتنے دفاتر، سکول اور ہسپتال وڈسپنسریاں ہیں؟

(ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں محکمہ کن کن فیکٹریوں / کارخانوں / اداروں سے رجسٹر کارکن کے لئے فنڈز وصول کرتا ہے؟

(د) اس ضلع میں رجسٹرڈ کارکنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ہ) اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کن کن منصوبہ جات پر کام کر رہا ہے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف)

(i) ضلع رحیم یار خان میں ڈپٹی ڈائریکٹر ویلفیئر کا ایک دفتر موجود ہے۔

(ii) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ محنت کے تین سکول ہیں جن میں دو ہائی سکولز (بوائز اور گرلز) اور ایک پرائمری سکول (بوائز ایوننگ شفٹ)، لیبر کالونی، حسین آباد میں کام کر رہے ہیں۔

(iii) ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام ایک دفتر، ایک ہسپتال اور چھ ڈسپنسریاں کام کام کر رہی ہیں

(ب) مذکورہ ضلع کے لئے سال 19-2018 اور 20-2019 میں فراہم کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	19-2018 میں فراہم کی گئی رقم	20-2019 میں فراہم کی گئی رقم
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	7,028,000	8,000,000
2-	ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی	93,461,000	10,26,08,400
3-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز)	36174000	4,19,41,000
4-	ورکرز ویلفیئر سکولز بوائز (ایوننگ شفٹ)	86,08,000	16,861,000
5-	ورکرز ویلفیئر سکولز (گرلز)	36,702,000	47,773,000

(ج) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی تمام انڈسٹریل اور کمرشل اداروں سے سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن وصول کرتا ہے۔ 450 فیکٹریاں 680 کارخانے جبکہ 830 دوسرے ادارے (ہوٹل، شاپس، بیکریز وغیرہ) ہیں جن کی مجموعی تعداد 1960 ہے۔

(د) مذکورہ ضلع میں محکمہ لیبر کے ذیلی ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ کارکنان کی کل تعداد 20422 ہے۔

(ہ) مذکورہ ضلع میں محکمہ محنت اور اس کی ذیلی اداروں میں کام کرنے والے ملازمین اور خالی اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارے کا نام	کام کرنے والے ملازمین کی تعداد	خالی اسامیاں
1-	ڈسٹرکٹ آفس لیبر	08	08
2-	ادارہ پنجاب سوشل سکیورٹی	77	33
3-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز)	35	04
4-	ورکرز ویلفیئر سکولز (بوائز) ایوننگ شفٹ	18	05
5-	ورکرز ویلفیئر سکولز (گرلز)	37	04

(و) مذکورہ ضلع میں محکمہ ہذا کا کوئی منصوبہ زیر تکمیل نہ ہے۔

فیصل آباد محکمہ محنت کے زیر انتظام
ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

983: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ محنت و انسانی وسائل کے ضلع فیصل آباد کی حدود میں کتنے ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز و گرلز) کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی طالبات اور طالب علم زیر تعلیم ہیں سکول وار تفصیل بتائیں؟

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیاں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی علیحدہ علیحدہ عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(د) ان سکولوں کے انچارج کا عہدہ و گریڈ بتائیں نیز ان سکولوں میں کیا مستقل ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں؟

(ہ) ان سکولوں کے مالی سال 20-2019 کے اخراجات کی تفصیل سکول وار علیحدہ علیحدہ فراہم فرمائیں؟

(و) ان سکولوں میں کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں حکومت / محکمہ کب تک یہ فراہم کر دے گا؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) ضلع فیصل آباد کی حدود میں ہائر سیکنڈری سکولز (بوائز اینڈ گرلز) کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔
2. ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔

(ب) ان سکولوں میں زیرِ تعلیم طالبات اور طالب علم کی سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	(تعداد) طالبات اور طالب علم
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد	1142
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد	1727

(ج) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیاں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان سکولوں کے انچارج کا عہدہ / گریڈ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکول	عہدہ	گریڈ
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	پرنسپل	18
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	پرنسپل	18

نوٹ: ان سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی مستقل بنیاد پر ہے۔

(ہ)

نمبر شمار	نام سکول	(اخراجات) ماہ فروری تک
1۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (بوائز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	81,320,074/-
2۔	ورکرز ویلفیئر ہائر سیکنڈری سکول (گرلز)، جوہر لیبر کالونی، ملت روڈ، فیصل آباد۔	56,882,282/-

(و) ان سکولوں میں تمام سہولیات موجود ہیں اور محکمہ ان سہولیات کو مزید بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے۔

صوبہ میں بھٹوں پر جبری مشقت سے
متعلقہ رولز اور دیگر بنیادی سہولیات کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1003: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں بھٹوں پر بچوں سے جبری مشقت کو روکنے کے حوالے سے کیا اقدامات کئے گئے ہیں ایسے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری کے حوالے سے حکومت نے کیا ممکنہ اقدامات کئے ہیں؟

(ب) پنجاب میں موجود

The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act 2016, The Punjab Bonded Labour System (Abolition) Act 1992 & The Punjab Restriction on Employment of Children Act 2016

پر عملدرآمد کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

(ج) بھٹہ مزدورں کے بچوں کی تعلیم کے حوالے سے بنایا گیا The Workers Children Education Oridinance 1972 پر اب تک کی حکومت کی کارکردگی رپورٹ پیش کی جائے؟

(د) بھٹے پر Clean Water and Sanitation Sunstainable Development Goal No.6 کے حوالے سے بنیادی سہولیات فراہم کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) صوبہ پنجاب میں بھٹوں پر بچوں سے ہر قسم کی لیبر لینا بمطابق قانون The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 قابل سزا جرم قرار دیا گیا ہے اور اس کی سخت ممانعت ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے مالکان کے خلاف متعلقہ پولیس سٹیشن میں پرچہ درج کروایا جاتا ہے اور بھٹہ سیل کرنے کے ساتھ ساتھ گرفتاری بھی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔ اس تناظر میں جہاں عمومی مشقت اطفال بھی سختی سے ممنوع قرار دی جا چکی ہے وہاں جبری مشقت اطفال بمطابق قانون Punjab Bonded Labour System(Abolition) Act, 1992 بہت قبیح اور ناقابل معافی جرم تصور کیا جاتا ہے جس کے تدارک کے لئے سخت ترین سزائیں موجود ہیں۔ کیس رپورٹ ہونے پر سخت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ ایسے بچوں کی کفالت کی ذمہ داری پنجاب چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے دائرہ اختیار میں آتی ہے۔

(ب) The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act 2016اور The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کے تحت معائنہ جات کے لئے محکمہ لیبر کے افسران کے ساتھ ساتھ تمام ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر، اسسٹنٹ کمشنر،ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر اور تمام ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ آف پولیس بھی انسپکٹر چائلڈ لیبر نوٹیفائیڈ کئے گئے ہیں اور مذکورہ انسپکٹر معائنہ کے دوران کسی آجر کو بچوں سے کام لیتا دیکھ لے تو اس کی ایف آئی آر متعلقہ پولیس سٹیشن میں دائر کراتا ہے جس کی سزا زیادہ سے زیادہ چھ ماہ قید اور کم سے کم سات دن قید ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے اور کم سے کم دس ہزار روپے جرمانہ کیا جا سکے گا اور اگر کوئی آجر دوبارہ ایسے ہی جرم کا ارتکاب کرے گا تو اس کو کم از کم تین ماہ اور زیادہ سے زیادہ پانچ سال سزا ہو سکتی ہے۔جبری مشقت اطفال کا کوئی کیس پنجاب میں تاحال رپورٹ نہ ہوا ہے اور The Punjab Bonded Labour System(Abolition)Act, 1992 کے تحت کوئی جرمانہ بھی نہیں ہوا ہے جبکہ قانون The Punjab Restriction on Employment of Children Act, 2016 کا اطلاق بھی بھٹہ جات پر عمومی طور پر نہیں کیا جاتا چونکہ مذکورہ سیکٹر میں مشقت اطفال کو غیر قانونی قرار دینے کے لئے خصوصی قانون بنام The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 پہلے ہی سے موجود ہے۔اس تناظر میں محکمہ لیبر کے فیلڈ انسپکٹران کی کارکردگی بحوالہ Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 بطور ضمیمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ Workers Children Education Cess Ordinance, 1972 بھٹہ مزدوروں کے لئے جاری نہیں کیا گیا بلکہ قانون کے مطابق ایسے تمام ورکرز جو کہ Punjab Industrial Act, 2010 کے تحت workmen کی کیٹیگری میں آتے ہیں اُن کے بچے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں مفت

تعلیم، کتابیں، یونیفام اور ٹرانسپورٹ کی سہولیات کے اہل ہیں۔ اس وقت صوبہ بھر کے 65 سکولوں میں ورکرز کے تقریباً 45000 بچے زیرِ تعلیم ہیں۔

(د) قانون Factories Act, 1934 کے تحت صاف پانی کی فراہمی مالکان بھٹہ جات کی بنیادی ذمہ داری قرار دی جا چکی ہے۔ اسی طرح مناسب صفائی کا انتظام کرنا بھی بھٹہ مالکان کی ذمہ داری ہے اور خلاف ورزی کرنے والے بھٹہ مالکان کے خلاف چالان بھی مجاز عدالتوں سے بمطابق Factories Act, 1934 دائر کئے جاتے ہیں جہاں سے انہیں مذکورہ قانون کے سیکشن 60 کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے۔

ضلع جھنگ: محکمہ محنت کے زیر انتظام

ہسپتال وڈسپنسریوں کی تعداد اور میسر سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1005: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع جھنگ میں محکمہ محنت کے زیر انتظام ہسپتال اور ڈسپنسریاں کہاں کہاں پر واقع ہیں وہاں پر مزدور طبقہ کو کیا کیا سہولیات دی جا رہی ہیں؟

(ب) اگر ضلع جھنگ میں ڈسپنسریاں موجود نہیں ہیں تو کیا محکمہ بنانے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) محکمہ محنت کے ذیلی ادارہ پنجاب ایمپلائز سوشل سیکیورٹی کے تحت جھنگ شہر میں ایک سوشل سیکیورٹی ہسپتال اور درج ذیل ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ ادارہ سوشل سیکیورٹی سے رجسٹرڈ کارکنان کو ہسپتال اور ڈسپنسریوں میں فراہم کردہ سہولیات کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام ڈسپنسری	پتا
1۔	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری آشیانہ کاٹن ملز جھنگ	میسرز آشیانہ کاٹن ملز جھنگ
2۔	سوشل سیکیورٹی ڈسپنسری کشمیر شوگر ملز شورکوٹ	میسرز کشمیر شوگر ملز شورکوٹ

3۔	سوشل سکیورٹی ڈسپنسری ہنزہ شوگر ملز جھنگ	میسرز ہنزہ شوگر ملز جھنگ
4۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر غازی عباس وولن ملز جھنگ	میسرز غازی عباس وولن ملز جھنگ
5۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر صوفی ٹیکسٹائل ملز جھنگ	میسرز صوفی ٹیکسٹائل ملز جھنگ
6۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر گلیکسی ٹیکسٹائل ملز جھنگ	میسرز گلیکسی ٹیکسٹائل ملز جھنگ
7۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر شکر گنج شوگر ملز جھنگ	میسرز شکر گنج شوگر ملز جھنگ
8۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر وقاص سپننگ ملز شورکوٹ	میسرز وقاص سپننگ ملز شورکوٹ
9۔	سوشل سکیورٹی ایمرجنسی سنٹر حق باہو شوگر ملز جھنگ	میسرز حق باہو شوگر ملز جھنگ

(ب) ضلع جھنگ میں درج بالا 9 ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں اور فی الحال محکمہ کا مزید ڈسپنسری بنانے کا کوئی ارادہ نہیں۔

بھٹوں پر کام کرنے والے کم عمر بچوں کو مفت کتابیں، یونیفارم وغیرہ کی عدم فراہمی اور بندش سے متعلقہ تفصیلات

1043: محترمہ بشریٰ انجم بٹ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت نے 37 ایکٹ 2016 کے سیکشن 5 کے تحت جن بھٹوں پر سولہ سال سے کم عمر بچے کام کر رہے ہیں ان کو بند کیوں نہیں کروایا جا رہا ہے؟

(ب) 2016 ایکٹ کے تحت جن سکولوں کے ساتھ اس وقت کی حکومت نے معاہدے کے لئے ان سکولوں کو فنڈ کیوں نہیں جاری کئے جا رہے ہیں؟

(ج) 2016 ایکٹ کے تحت بچوں کے والدین کو جو سہولیات دی جا رہی ہیں جن میں مفت کتابیں، سٹیشنری اور یونیفارم وغیرہ شامل ہے انہیں کس بنیاد اور اس قانون کے تحت روک دیا گیا؟

(د) اگر 2016 کا ایکٹ ریپیل نہیں کیا گیا تو اس قانون کی پاسداری کیوں نہیں کی جا رہی؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی):

(الف) بھٹوں پر کام کرنے والے بچوں کو مذکورہ قانون کے سیکشن 5 کے تحت فوری بازیاب کروایا جاتا ہے اور بھٹہ مالک کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ اس حوالے سے فیلڈ سٹاف کی کارکردگی ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ لیبر نے ایک سالانہ ترقیاتی پروگرام پراجیکٹ Integreted شروع کیا تھا جس کے تحت تعلیمی خدمات دینے والے اداروں کے ساتھ بچوں کو سکولوں میں داخل کروانے اور ان کو تعلیم دینے کے معاہدے کئے گئے تھے۔اس ترقیاتی پروگرام کو 30۔جون 2019 کو ختم کر دیا گیااور اس کے ساتھ ہی ان کو فنڈز دینے کے معاہدے بھی ختم ہو چکے ہیں۔

(ج) 2016 ایکٹ کے تحت ایسی سہولیات کی کوئی شِق نہ ہے تاہم بھٹوں پر بچوں کی مشقت کے خاتمے اور ان کو مفت کتابیں، یونیفارم، سٹیشنری اور وظیفہ دینے کے بارے میں وزیراعلیٰ کی ہدایت پر خصوصی پروگرام شروع کیا گیا تھا۔اس کام کی ذمہ داری SED سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ اور PSPA کو دی گئی تھی جس میں فنڈز/بجٹ اور حاضری 75 فیصد SED مہیا کرتا تھا اور PSPA وظیفہ مہیا کرتا تھا تاہم فنڈز اور حاضری کی عدم دستیابی کی وجہ سے پروگرام بند ہو چکا ہے۔

(د) مذکورہ قانون بنام The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Act, 2016 موجود ہے اور اس پر محکمہ لیبر کے فیلڈ انسپکٹر ان و افسران ہر ممکن عملدرآمد کو یقینی بنا رہے ہیں۔اس حقیقت کا ثبوت ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔باہر سڑکاں تے براحال اے، پانی بھریا پیا اے لاہور ڈب گیا اے، پانی لہہ نہ جاوے اس حکومت نوں آکھوں ڈب مرے۔ایناں نوں اناں سوہنا لاہور ملیا سی۔ایناں نے لوڑھ دیتا اے۔(قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین: جی، انشاءاللہ ٹھیک ہو جائے گا۔

تحاریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 434 جناب نورالامین وٹو کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 436/20 محترمہ حنا پرویز کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

لاہور واسا کے عملہ کی ملی بھگت سے لگائے گئے پانی کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 15- اگست 2020 کی خبر کے مطابق لاہور واسا کی 14 ڈویژنز میں پانی اور سیوریج کے 201 غیر قانونی کنکشنز ہونے کا انکشاف۔ تفصیلات کے مطابق لاہور واسا کی 14 ڈویژنز میں پانی اور سیوریج کے 201 غیر قانونی کنکشنز کا انکشاف ہوا ہے۔ واسا کے اعداد و شمار کے مطابق 14 لاکھ کمرشل و رہائشی املاک کو پانی اور سیوریج کی سہولت دی جا رہی ہے۔ مگر واسا 10 لاکھ صارفین سے بلز وصول کر رہا ہے جس سے سرکاری خزانے کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ غیر قانونی کنکشن کی نشاندہی کے لئے 14 سب ڈویژنز میں سروے کیا گیا جہاں 201 غیر قانونی کنکشنز استعمال کرنے کا انکشاف ہوا ہے۔ سرکاری خزانے کو دہائیوں سے نقصان پہنچایا جا رہا ہے۔ سروے کے مطابق واسا کا راوی ٹاؤن ڈائریکٹوریٹ غیر قانونی کنکشن مافیا کی سرپرستی کرنے میں سرفہرست ہے، فرخ آباد سب ڈویژنز میں 37، شاہدرہ 32، سٹی 3، حنیف پارک 7، ملک احسان پارک 6، داتا نگر سب ڈویژن، سنت پارک اور مہر دین روڈ 6،6، مصری شاہ سب ڈویژن، چاہ میراں، فیض باغ 2،2 کاہنہ اور انڈسٹریل ایریا سب ڈویژن 5،5 گرین ٹاؤن سب ڈویژن 37، فتح گڑھ سب ڈویژن 8، گلبرگ ٹاؤن 32، انارکلی سب ڈویژن 18، راوی روڈ سب ڈویژن میں چھ

کنکشن غیر قانونی ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ ان غیر قانونی کنکشنز میں عملہ بھی ملوث ہوتا ہے لیکن ابھی غیر قانونی کنکشن میں ملوث عملہ کے خلاف کارروائی نہیں کی گئی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار چودھری محمد اقبال کی ہے۔ جی، چودھری محمد اقبال! اسے پڑھیں۔

گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی بنانے کا مطالبہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ وطن عزیز کے تیسرے بڑے اور جی ڈی پی میں 5 فیصد حصہ والے شہر گوجرانوالہ کے 37 سرکاری 82 نجی کالجز سے سالانہ 78 ہزار کے قریب فارغ التحصیل طلباء یونیورسٹی کی سطح پر تعلیم حاصل کرنے کے متقاضی ہوتے ہیں جبکہ گوجرانوالہ میں صرف ایک سرکاری یونیورسٹی کے سب کیمپس میں کل تین ہزار دو سو طلباء کے تعلیم حاصل کرنے کی گنجائش موجود ہے جس وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء تعلیم سے زیادہ اخراجات رہائش اور سفر پر دیگر اخراجات کر کے شہروں کی یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں نیز ملک عظیم کی خدمت کے لئے گوجرانوالہ نے لاکھوں ڈاکٹرز، انجینئرز، بیوروکریٹس الغرض ہر شعبہ میں خدمات انجام دینے والے سپوت پیدا کئے ہیں اس شہر کے نوجوانوں کو ملک کے مستقبل کی تعمیر و ترقی کے سفر کا ہم رکاب بنانے کے لئے یونیورسٹی کے قیام کا فرض ادا کرنا ناگزیر ہے لہٰذا یہ ایوان تقاضا کرتا ہے کہ حکومت فوری طور پر گوجرانوالہ شہر میں یونیورسٹی بنائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک التوائے کار کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، متعلقہ منسٹر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 20/435 چودھری افتخار حسین چھچھر کی ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین چھچھر!

چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور کی سٹریٹ لائٹس کی مرمت و دیکھ بھال

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی ملتان روڈ لاہور جو کہ سرکاری ملازمین کی رہائشی کالونی ہے اور اس کالونی کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے ہر ماہ تنخواہوں سے کٹوتی بھی کی جاتی ہے لیکن اب اس کالونی کی حالت تباہ کن ہے گلیوں میں رات کو اندھیرا رہتا ہے اور رہائشیوں کے بار بار شکایت کے باوجود سٹریٹ لائٹس مرمت نہیں کروائی گئی ہیں اور فنڈز نہ ہونے کا بہانہ بنایا جاتا ہے متعدد بار چوری اور ڈکیتیوں کی وارداتیں ہو چکیں ہیں لیکن سب انجینئرز اور ایس ڈی او کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتیں پونچھ ہاؤس، سٹاف کالونی اور چوبرجی کوارٹرز میں تین سیٹوں پر صرف ایک ہی سب انجینئر تعینات ہے جب بھی زرا بھی بارش ہوتی ہے تو گلیوں میں کئی دن تک بارش کا پانی جمع رہتا ہے اور ہر وقت تعفن پھیلا رہتا ہے اور مچھروں کی افزائش ہو رہی ہے آج کل ڈینگی لاروا پیدا ہونے کے خطرات بھی بڑھ چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اس وقت کالونی کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے اس حوالے سے الاٹیوں میں بڑی تشویش اور غم وغصہ پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون! آپ جواب دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین:جی، فرمائیں!

پنجاب اسمبلی کی مسجد کی تکمیل تک
چیف انجینئر جناب خالد محمود کی مدت ملازمت میں توسیع کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے وزیر اطلاعات و ثقافت(جناب محمد ندیم قریشی):جناب سپیکر! شکریہ۔ آج کا دن بہت مبارک ہے آج اسمبلی کی نئی مسجد کا افتتاح ہونے جا رہا ہے۔ جس کا سنگ بنیاد جناب پرویز الٰہی نے بطور وزیر اعلیٰ کیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے بڑی مہربانی کی کہ انہی کے بطور سپیکر اب آج اس کا افتتاح ہو گا ہم سب لوگ اس مسجد میں جمعہ پڑھیں گے اس مسجد کی تعمیر میں جہاں جناب پرویز الٰہی کا بہت کردار ہے وہیں ہم چیف انجینئر محکمہ مواصلات و تعمیرات جناب خالد محمود کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہیں کہ جنہوں نے دن رات اس نگرانی کر کے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

جناب چیئرمین! نئی اسمبلی کی بلڈنگ کی تعمیر بھی آخری مراحل میں ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب خالد محمود ریٹائر ہونے جا رہے ہیں میری آپ کی وساطت سے اس پورے ہاؤس کی طرف سے محکمہ مواصلات و تعمیرات سے استدعا ہے کہ چیف انجینئر کی مدت ملازمت میں اسمبلی بلڈنگ کی تکمیل تک اگر اُن کو اجازت دے دی جائے تو یہ اسمبلی کی نئی بلڈنگ بروقت تکمیل تک پہنچے گی یہ میری عرض ہے۔

جناب چیئرمین:جی، یہ اچھی تجویز ہے اس کو محکمہ مواصلات و تعمیرات کو بھجوا دیا جائے۔ جی، انشاءاللہ آج اس مسجد میں جمعہ اکٹھے پڑھیں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):جناب سپیکر! میں قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، جناب ساجد احمد خان پارلیمانی سیکرٹری سکولز ایجوکیشن ایک قرار داد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اب سوال یہ ہے کہ رولز کی معطلی کی تحریک پیش کی گئی ہے:۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ضلع منڈی بہاؤالدین میں حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے ہونے والے نقصانات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: جی، محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

پی پی۔67 میں حالیہ طوفانی بارشوں سے نالہ اوور فلو ہونے کی وجہ سے تین یونین کونسلوں کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"میرے حلقہ پی پی۔67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر و مرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تاکہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

جناب چیئرمین: جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"میرے حلقے پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تاکہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر و مرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تاکہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

جی یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ اور اب سوال یہ ہے کہ:

"میرے حلقے پی پی-67 منڈی بہاؤالدین میں سیم نالہ موجود ہے جس کی کافی عرصہ سے صفائی نہیں ہوئی اور حالیہ طوفانی بارشوں کی وجہ سے وہ نالہ اتنا زیادہ overflow ہوا ہے جس سے یونین کونسل میانہ گوندل، یونین کونسل ویلج سندا اور یونین کونسل گڑھ قائم میں لوگوں کی بہت بڑی تعداد میں گھر تباہ ہوئے ہیں اور ان تینوں یونین کونسلز میں فصلیں مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہیں جس سے لوگوں کا بہت زیادہ مالی نقصان ہوا ہے۔ اب ان کے پاس اتنی بھی سکت نہیں ہے کہ وہ اپنے مکان مرمت کر سکیں یا فصلیں کاشت کر

سکیں لہٰذا پنجاب کا یہ منتخب ایوان حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس سیم نالے کی صفائی کے احکامات جاری کئے جائیں نیز درجہ بالا تینوں یونین کونسلز کو آفت زدہ قرار دے کر مکمل سروے کیا جائے اور جن لوگوں کے گھر تباہ ہوئے ہیں ان کو مالی امداد دی جائے تا کہ وہ اپنے گھروں کی تعمیر ومرمت کر سکیں۔

یہ ایوان حکومت سے یہ بھی مطالبہ کرتا ہے کہ وہاں کے زمینداروں کا مالیہ اور زرعی قرضے معاف کئے جائیں اور انہیں مالی امداد بھی دی جائے تا کہ وہ نئی فصلیں کاشت کرنے کے قابل ہو سکیں۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

MR CHAIRMAN: The House is adjourned to meet on the Monday 7th September 2020 at 2:00 pm.